TUE.20.Oct.2026
VOLUME:22 NO:245
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ
روزنامہ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 20/اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 245
8/جمادی الاول 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

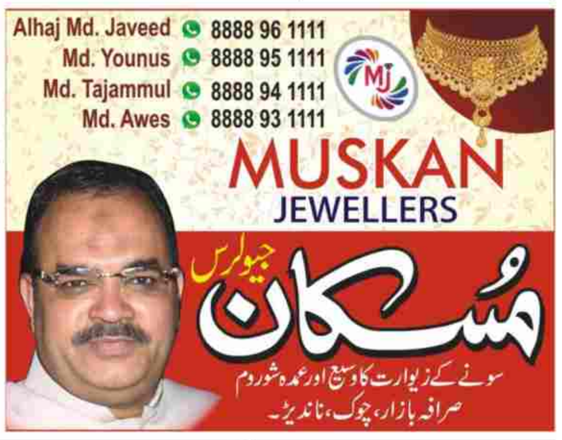

بالی ووڈ اداکار ٹائیگر شراف پر فائرنگ کے معاملے میں

تینوں شوٹر راجستھان کے کوٹہ سے گرفتار

ممبئی: (ایجنسیز) بالی ووڈ اداکار ٹائیگر شراف کی گاڑی پر فائرنگ کے واقعے کے سلسلے میں راجستھان کے کوٹہ سے 3 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ پکڑے گئے ملزمان میں 2 حملہ آور بھی شامل ہیں، ان میں سے ایک ملزم نابالغ ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کی رپورٹ کے مطابق ممبئی پولیس نے بتایا کہ راجستھان اے جی ٹی ایف اور کوٹا سٹی پولیس کی مشترکہ ٹیم نے ممبئی پولیس سے ملنے والی اطلاع کی بنیاد پر تینوں شوٹروں کو گرفتار کیا۔ اطلاعات کے مطابق تینوں ملزم پونے-جے پور ایکسپریس میں سفر کر رہے تھے۔ پولیس نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے انہیں گرفتار کر لیا۔ یہ ٹرین پونے سے شمال کی جانب چلتی ہے اور ممبئی میٹروپولیٹن علاقے سے گزرتے ہوئے کلیان جنکشن اور وسئی روڈ پر مقررہ اسٹاپ لیتی ہے۔ اس کے بعد یہ گجرات اور مدھیہ پردیش سے گزرتے ہوئے راجستھان میں داخل ہوتی ہے۔ جے پور کی جانب بڑھنے سے پہلے ٹرین کوٹا جنکشن پر رکتی ہے۔ ممبئی پولیس نے بتایا کہ فائرنگ کرنے والے ممبئی علاقے سے اس ٹرین میں سوار ہو کر فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ حالانکہ ٹرین کے کوٹا اسٹیشن پہنچنے پر کوٹہ پولیس نے انہیں پکڑ لیا۔ رپورٹس کے مطابق 3 افراد میں سے 2 وہی حملہ آور ہیں، جنہوں نے اتوار کی شام ٹائیگر شراف کی گاڑی پر فائرنگ کی تھی۔ فی الحال کوٹا پولیس تینوں افراد سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ ممبئی پولیس کے مطابق 2 ملزم ہریانہ کے سونی پت ضلع کے رہنے والا ہے۔ ان میں سے 17 سالہ پھول سنگھ ولد نریش بڑودہ تھوٹھن کا رہنے والا ہے، جبکہ 18 سالہ ریحان ولد رشید الدین انصاری سونی پت کی عیدگاہ کالونی کا رہائشی ہے۔ اس کے علاوہ تیسرا ملزم بہار کے بیگوسرائے ضلع کے پرائی گاؤں کا رہنے والا ہے۔ واضح رہے کہ بالی ووڈ اداکار ٹائیگر شراف پر فائرنگ کا واقعہ 18 اکتوبر کی شام تقریباً 7 بجے پیش آیا، جب ٹائیگر شراف ممبئی کے جوہو علاقے میں فٹ بال گراؤنڈ سے گاڑی میں واپس جا رہے تھے۔ پولیس نے بتایا کہ حملہ آوروں نے پستول سے گاڑی پر فائرنگ کی، جس میں ڈرائیور زخمی ہو گیا۔ فائرنگ کے دوران وہاں موجود ایک اور شخص کو بھی گولی لگی۔ ممبئی پولیس کے ایک افسر نے بتایا کہ جب شوٹر فائرنگ کر رہے تھے، اس وقت اداکار ٹائیگر کو سنبھلنے کے لیے کچھ وقت ملا اور وہ آگے کی جانب جھک گئے۔ اسی وجہ سے انہیں گولی نہیں لگی۔ حالانکہ شیشے کا ایک ٹکڑا انہیں لگا، جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو گئے۔

آئی ڈی بی آئی بینک کی مجوزہ فروخت کیخلاف ملازمین کا احتجاج

2 اور 3 نومبر کو ملک گیر ہڑتال کا اعلان

نئی دہلی: آئی ڈی بی آئی بینک کے افسران اور ملازمین کی یونین نے کینیڈا کے فیئر فیکس فنانشیل ہولڈنگز گروپ کو بینک کی مجوزہ فروخت کے خلاف 2 اور 3 نومبر کو ملک گیر ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ یونین نے اس سلسلے میں بینک انتظامیہ کو نوٹس بھی دے دیا ہے۔ احتجاج کے دوران بینک کی تمام شاخوں اور دفاتر میں ملازمین حصہ لیں گے۔ یونین کے جاری کردہ بیان کے مطابق، دو روزہ ملک گیر بھوک ہڑتال کا مقصد اس مجوزہ سودے کو روکنا ہے، جس کے تحت حکومت اور لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا (ایل آئی سی) کی بینک میں حصے داری کم کر کے انتظامی کنٹرول فیئر فیکس گروپ کے حوالے کیا جائے گا۔ آل انڈیا آئی ڈی بی آئی آفیسرز ایسوسی ایشن اور آل انڈیا انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک ایمپلائیز ایسوسی ایشن پر مشتمل یونین نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت بینک کی مجوزہ فروخت پر روک لگائے اور آئی ڈی بی آئی بینک میں کم از کم 6 فیصد اضافی حصے داری خریدے۔ یہ حصے داری ایل آئی سی سے یا کھلی مارکیٹ کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے، تاکہ بینک میں حکومت کی مجموعی حصے داری کم از کم 51 فیصد برقرار رہے۔ یونین کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے دسمبر 2003 میں پارلیمنٹ میں حکومت کی جانب سے دیے گئے اس یقین دہانی کا احترام ہوگا، جس میں بینک میں اکثریتی حصے داری برقرار رکھنے کی بات کہی گئی تھی۔ ملازمین کی تنظیم نے حکومت سے تحریری اور قانونی طور پر پابند یقین دہانی کا بھی مطالبہ کیا ہے کہ نجکاری کی صورت میں ملازمین کی موجودہ ملازمت کی شرائط، فلاحی سہولتوں، پنشن کے فوائد اور ریزرویشن کی پالیسیوں کا تحفظ کیا جائے گا۔ یونین نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ اگر بینک کی فروخت کا عمل آگے بڑھتا ہے تو موجودہ ملازمین اور افسران کو سرکاری شعبے کے بینکوں میں منتقل ہونے کا اختیار دیا جائے۔ اس دوران ان کی ملازمت کی مدت، تنخواہ، پے اسکیل، سینیارٹی اور ریٹائرمنٹ سے متعلق فوائد محفوظ رہنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ بینک میں کام کرنے والے آؤٹ سورس اور کنٹریکٹ ملازمین کو بھی مناسب طور پر ایڈجسٹ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یونین نے کہا کہ بینک کی مالی حالت میں بہتری کے باوجود اس کی فروخت سے اس کے سرکاری شعبے کے کردار پر اثر پڑے گا۔ تنظیم نے نجکاری کے ممکنہ اثرات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے کھاتہ داروں، کسانوں، چھوٹے قرض لینے والوں اور ملازمین کے مفادات متاثر ہو سکتے ہیں۔ یونین کے مطابق، آئی ڈی بی آئی بینک نے صنعتی ترقی، مالی شمولیت اور سماجی تحفظ سے متعلق سرکاری فلاحی اسکیموں کے نفاذ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

منی پور کے موسیقی ٹیچر کی ماب لنچنگ معاملہ میں دہلی پولیس نے

ساکیت کورٹ میں 7 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی

دہلی دہلی پولیس نے آج ساکیت کورٹ میں ماب لنچنگ کے معاملے میں 7 لوگوں کے خلاف چارج شیٹ داخل کر دی ہے۔ الزام ہے کہ چوتھم وکرم سنگھ کے اعتراض کرنے پر نشے میں ڈوبے لوگوں نے ان کے ساتھ مار پیٹ کی تھی اور پیچھا کرتے ہوئے ان کے گھر تک پہنچ گئے تھے۔ ملزمان نے ان کے گھر پر بھی ان کے ساتھ مار پیٹ کی تھی۔ انہیں سنگین چوٹیں آئی تھیں اور اسپتال میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ پولیس نے منی پور کے موسیقی ٹیچر چوتھم وکرم سنگھ کی مبینہ ماب لنچنگ معاملہ میں ساکیت کورٹ میں 7 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے۔ اس معاملہ میں ایک نابالغ کے بھی شامل ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ جنوب مشرقی دہلی کے سن لائٹ کالونی تھانہ علاقہ کے کلوکری گاؤں میں چوتھم وکرم سنگھ کو پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا گیا تھا۔ دہلی پولیس کے مطابق 6 ستمبر 2026 کو چوتھم وکرم سنگھ کا مبینہ طور پر لوگوں کے ایک گروپ نے قتل کر دیا تھا۔ 'دی ہندو' کی رپورٹ کے مطابق مہلوک وکرم سنگھ کے بیٹے یائیفا با نے اس معاملہ میں پولیس میں شکایت درج کرائی تھی۔ اس میں انہوں نے الزام عائد کیا کہ جب وہ اپنے والد کو اسپتال لے جا رہے تھے، تب انہوں نے بتایا تھا کہ قریب کے ایک ڈھابہ کے لوگوں نے ان پر یہ حملہ کیا تھا۔ الزام ہے کہ ان میں سے کچھ لوگوں نے پہلے بھی ہنگامہ کرنے پر اعتراض کرنے کی وجہ سے چوتھم وکرم سنگھ کو دھمکی دی تھی۔ دہلی پولیس نے ملزمان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعہ 61 کے تحت مجرمانہ سازش، دفعہ 103(2) کے تحت 5 یا اس سے زائد لوگوں کے گروپ کے ذریعہ قتل، دفعہ 103(1) کے تحت قتل اور دفعہ 332(اے) کے تحت جرم کرنے کے ارادے سے تجاوزات کرنے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔

اب کسان گیانیش کمار کے خلاف ملک گیر احتجاج کریں گے

پرکاش راج نے کہا- 'مودی حکومت کو اقتدار سے ہٹائیں گے'

بنگلورو: کسان تنظیموں، ٹریڈ یونینوں اور دلت تنظیموں نے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے پر جاری احتجاج کو ملک بھر میں ضلع سطح تک پھیلانے کا اعلان کیا ہے۔ اداکار اور سماجی کارکن پرکاش راج نے اس موقع پر کہا کہ اگر حکومت بات چیت کے لیے تیار نہیں ہوتی تو اسے ووٹ کے ذریعے اقتدار سے باہر کر دیا جائے گا۔ بنگلورو میں پیر کو کسان تنظیموں، ٹریڈ یونینوں اور دلت تنظیموں کے رہنماؤں نے پرکاش راج کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کی۔ اس دوران انہوں نے بتایا کہ چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کے مطالبے پر جاری تحریک کو اب ضلع سطح تک لے جایا جائے گا۔ یہ اعلان سنیوکت کسان مورچہ کی اپیل کے بعد کیا گیا ہے۔ کسان رہنماؤں کے مطابق احتجاج کو غیر مرکزی بنانا ضروری ہے تاکہ دیہی علاقوں تک بھی تحریک پہنچائی جا سکے۔ پرکاش راج نے کہا کہ کسانوں نے اپنے بچوں کو پٹتے ہوئے دیکھا ہے، جو حکمراں حکومت کے لیے ایک واضح پیغام ہے کہ پورا ملک متحد ہو کر کھڑا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا، ''یہ صرف سیاسی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ ووٹر کے احترام اور ہمارے حق رائے دہی کا سوال ہے۔'' انہوں نے 'ہر گھر ترنگا' مہم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس مہم کی اپیل بھی حکمراں جماعت نے ہی کی تھی، لیکن اس سے متعلق احتجاج کے معاملے میں سوربھ داس اور آشوتوش رانکا کو پانچ دن تک جیل میں رکھا گیا۔ پرکاش راج نے عدالتی کارروائی کے استعمال پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ دنیا کے تمام آمروں نے سزا دینے کے لیے عدالتی عمل کا استعمال کیا ہے۔ انہوں نے گلیلیو، سقراط، چی گویرا، بھگت سنگھ، مہاتما گاندھی اور عمر خالد کی مثالیں پیش کیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر ان لوگوں کے پاس ان افراد کے فون نمبر موجود ہیں جنہوں نے مبینہ طور پر جج کو دھمکی آمیز فون کیے تھے، تو انہیں گرفتار کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے پوچھا کہ سوربھ داس اور آشوتوش رانکا کو رہا کیوں نہیں کیا جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش، سری لنکا اور نیپال میں ہونے والی عوامی تحریکوں کی طرز پر ہندوستان میں احتجاج کے امکان سے متعلق سوال پر پرکاش راج نے کہا کہ ہندوستان میں آئین موجود ہے اور یہاں پرامن احتجاج کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، ''اگر وہ بات چیت نہیں کریں گے تو ہم انہیں ووٹ دے کر اقتدار سے باہر کر دیں گے۔'' انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس تبدیلی کی شروعات اتر پردیش، گوا اور منی پور سے ہو سکتی ہے۔ ان کے مطابق، بالآخر ملک کے عوام نریندر مودی کو اقتدار سے ہٹائیں گے اور یہی اقتدار کی تبدیلی ہوگی۔

ایس آئی آر کے بعد بھی ووٹر لسٹ میں فرضی نام

بی جے پی کے اشارے پر کام کر رہا الیکشن کمیشن: اکھلیش

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے باوجود انتخابی فہرستوں میں بے ضابطگیوں کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان میں اب بھی فرضی ووٹروں کے نام شامل ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کئی مقامات پر ایک ہی شخص ایک سے زیادہ پولنگ مراکز پر ووٹر کے طور پر درج ہے۔ اکھلیش یادو نے الیکشن کمیشن کی کارکردگی پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اشارے پر کام کر رہا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے دفتر سے جاری بیان کے مطابق، اکھلیش یادو نے کہا کہ ایس آئی آر کا عمل مکمل ہونے کے باوجود ووٹر لسٹوں میں گڑبڑیاں موجود ہیں۔ ان کے مطابق، الیکشن کمیشن نے بھی ان بے ضابطگیوں کو تسلیم کیا ہے، لیکن انہیں معمولی غلطیاں قرار دیا جا رہا ہے۔ اکھلیش یادو نے اس موقف کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی گڑبڑی ہے۔ اکھلیش یادو نے پیر کو لکھنؤ کے گومتی نگر میں سابق وزیر ودیا چودھری کی رہائش گاہ پر پہنچ کر ان کی خیریت دریافت کی۔ اس موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بی جے پی پر انتخابی بے ایمانی کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا پورا ملک جانتا ہے کہ جب بھارتیہ جنتا پارٹی ہارنے لگتی ہے تو وہ بے ایمانی اور چوری پر اتر آتی ہے۔ سماجوادی پارٹی کے صدر نے الزام لگایا کہ بی جے پی، الیکشن کمیشن کی ملی بھگت سے بے ایمانی کرتی ہے اور کمیشن اس کے اشارے پر کام کرتا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر اپوزیشن جماعتیں اور عام لوگ الیکشن کمیشن کے کام کرنے کے طریقے پر سوال اٹھاتے ہیں تو بی جے پی کو تکلیف کیوں ہوتی ہے اور وہ اس کے دفاع میں کیوں سامنے آتی ہے؟ اکھلیش یادو نے ووٹر لسٹوں میں بے ضابطگیوں اور انتخابات میں ووٹوں کی مبینہ لوٹ کے معاملے میں متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ بھی کیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ سماجوادی پارٹی نے ووٹر لسٹوں میں گڑبڑی اور ضمنی انتخابات میں ووٹوں کی مبینہ چوری کے حوالے سے ثبوتوں کے ساتھ الیکشن کمیشن سے شکایت کی تھی، لیکن اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے اور اسے کسی سیاسی جماعت کے اشارے پر کام کرنے کے بجائے اپنی آئینی ذمہ داریوں کے مطابق کام کرنا چاہیے۔ اکھلیش یادو کے ان الزامات سے ووٹر لسٹوں کی درستگی اور انتخابی عمل میں شفافیت کے حوالے سے سیاسی بحث ایک بار پھر تیز ہو گئی ہے۔ تاہم، ووٹر لسٹوں میں مبینہ بے ضابطگیوں اور الیکشن کمیشن کے کردار سے متعلق ان کے دعوؤں کی آزادانہ تصدیق فراہم کردہ رپورٹ میں موجود نہیں ہے۔

اٹلی میں مظاہروں کے درمیان ہندوستانی شہریوں کے لیے

ایڈوائزری، بھیڑ بھاڑ والے علاقوں سے دور رہنے کی ہدایت

روم: اٹلی میں جاری احتجاجی مظاہروں اور ریلیوں کے درمیان ہندوستانی سفارت خانے نے ملک میں مقیم ہندوستانی شہریوں کے لیے ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے انہیں احتیاط برتنے اور بھیڑ بھاڑ والے علاقوں سے دور رہنے کی ہدایت دی ہے۔ سفارت خانے نے شہریوں سے مظاہروں کے مقامات سے گریز کرنے اور مقامی خبروں کے ذریعے صورت حال پر نظر رکھنے کی بھی اپیل کی ہے۔ ہندوستانی سفارت خانے نے پیر کو جاری کردہ ایڈوائزری میں کہا کہ گزشتہ ہفتے اٹلی کے بعض شہروں میں احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں منعقد کی گئیں۔ اس پس منظر میں ہندوستانی شہریوں کو محتاط رہنے، بھیڑ والے علاقوں اور ان مقامات پر جانے سے گریز کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے جہاں مظاہرے جاری ہیں۔ سفارت خانے نے شہریوں کو ایسی سرگرمیوں اور ممکنہ واقعات سے متعلق مقامی خبروں پر نظر رکھنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ دریں اثنا، اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے اتوار کو کہا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کو ایسے شرپسند عناصر کی جانب سے تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جو منظم گروہوں کی شکل میں احتجاجی مظاہروں کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ میلونی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ایک بار پھر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کو شرپسندوں کے تشدد کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے سکیورٹی اہلکاروں کے تئیں یکجہتی اور اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ شہریوں، مزدوروں، تاجروں اور دیگر لوگوں کی حفاظت کے لیے اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے شہر میں خوف کے بغیر زندگی گزار سکے اور اسے اس بات کا تحفظ حاصل ہو کہ شرپسند عناصر اس کے شہر کو نقصان نہ پہنچائیں یا اسے آگ کے حوالے نہ کریں۔ میلونی نے سکیورٹی اہلکاروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ حکومت ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس سے قبل ہفتے کے روز میلونی نے پرامن احتجاج کرنے والے ہزاروں افراد کے تئیں احترام کا اظہار کیا تھا۔ انہوں نے اپوزیشن جماعتوں سے تشدد کے واقعات کی مذمت کرنے کی اپیل بھی کی۔ میلونی نے کہا کہ پرامن احتجاج کسی بھی صحت مند جمہوریت کی بنیاد ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کی بھی تعریف کی جو جنرل کنفیڈریشن آف لیبر (سی جی آئی ایل) کی اپیل پر منعقدہ احتجاج میں شامل ہوئے تھے۔ ان مظاہروں میں بائیں بازو کے رہنماؤں نے بھی شرکت کی تھی۔ ان کے مطابق، احتجاج کا مقصد یا نظریہ کچھ بھی ہو، پرامن طور پر اپنی رائے کا اظہار کرنا جمہوری معاشرے کا بنیادی حق ہے۔

عارضی پٹاخہ اسٹال کے لائسنس کے لیے
درخواست دینے کی آخری تاریخ 27 اکتوبر

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): دیوالی کے تہوار کے پیش نظر عارضی پٹاخہ اسٹال لگانے کے لیے لائسنس حاصل کرنے کے خواہش مند افراد کو درخواست جمع کرانے کے لیے 27 اکتوبر 2026 تک کی مہلت دی گئی ہے۔ اس سے قبل درخواستوں کی فروخت اور وصولی کے لیے اعلان کردہ مدت میں جزوی تبدیلی کی گئی ہے، جبکہ دیگر تمام شرائط برقرار رہیں گی۔ یہ اطلاع ناندیڑ کے ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ نے دی ہے۔ سال 2026 میں دیوالی کا تہوار 5 نومبر سے 11 نومبر تک منایا جائے گا۔ اس مناسبت سے ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں عارضی پٹاخہ اسٹال لگانے کے لیے محکمہ تعمیرات عامہ کے زیر انتظام مختص زمین، جسے عام طور پر مودی میدان کہا جاتا ہے، ماما چوک کے قریب، اسرجن، ناندیڑ میں اجازت دی جائے گی۔ سیٹو کمیٹی اور ذیلی ڈویژن دفاتر میں درخواستیں قبول ہوں گی ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں عارضی پٹاخہ اسٹال کے لائسنس کے لیے درخواستیں ضلع کلکٹر دفتر، ناندیڑ کی سیٹو کمیٹی کے ذریعے قبول کی جائیں گی۔ ضلع کے دیگر علاقوں میں متعلقہ ذیلی ڈویژن دفاتر اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں عارضی پٹاخہ اسٹال کے لیے درخواستیں فروخت اور وصول کریں گے۔ انتظامیہ کے مطابق دھماکہ خیز مواد سے متعلق قانون 2008 کی دفعات کے تحت عارضی پٹاخہ لائسنس کے لیے درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ بڑھا کر 27 اکتوبر 2026 کر دی گئی ہے۔ بغیر لائسنس پٹاخے فروخت کرنے پر فوجداری کارروائیاں انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ اس سے قبل جاری کردہ اعلان کی دیگر تمام شرائط برقرار رہیں گی۔ اگر کوئی شخص بغیر لائسنس پٹاخے فروخت کرتے ہوئے پایا گیا تو اس کے خلاف فوجداری کارروائی کی جائے گی۔ انتظامیہ نے عارضی پٹاخہ اسٹال لگانے کے خواہش مند افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ مدت کے اندر اپنی درخواستیں جمع کرائیں۔

ٹرین میں اونچی آواز میں فون پر بات کی تو لگے گا
1000 ہزار روپے کا جرمانہ، ریلوے کی وارننگ

نئی دہلی: (ایجنسیز) ٹرین میں سفر کے دوران اونچی آواز میں فون پر بات کرنا یا ایئر فون کے بغیر ویڈیو اور موسیقی چلانا اب مسافروں کو مہنگا پڑ سکتا ہے۔ جنوبی ریلوے نے اس طرح کے رویے پر روک لگانے کے لیے اپنے تمام متعلقہ ڈویژنوں کو بیداری مہم چلانے کی ہدایت دی ہے۔ اس کا مقصد ٹرین میں سفر کرنے والے تمام مسافروں کو آرام دہ ماحول فراہم کرنا ہے۔ جنوبی ریلوے کی 16 اکتوبر 2026 کی ہدایت کے مطابق مسافروں سے کہا جائے گا کہ وہ اونچی آواز میں بات کرنے اور فون کے اسپیکر پر گانے یا ویڈیو چلانے سے گریز کریں۔ اس کے لیے ریلوے اسٹیشنوں اور ٹرینوں میں اعلانات کیے جائیں گے۔ مسافروں کو مقامی زبانوں کے ساتھ ہندی اور انگریزی میں بھی پیغامات دیے جائیں گے۔ ریلوے کی جانب سے تجویز کردہ پیغام میں مسافروں سے کہا گیا ہے کہ وہ سفر کے دوران فون پر دھیمی آواز میں بات کریں اور موسیقی سننے یا ویڈیو دیکھنے کے لیے ایئر فون کا استعمال کریں۔ ریلوے کا کہنا ہے کہ فون پر اونچی آواز میں بات کرنے یا اسپیکر پر گانے اور ویڈیو چلانے سے دوسرے مسافروں کی نیند اور آرام میں خلل واقع ہوتا ہے۔ ہدایت میں ریلوے ایکٹ کی دفعہ 145 کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے تحت ہنگامہ کرنے یا دوسرے مسافروں کے سفر میں خلل ڈالنے جیسے معاملات میں کارروائی کی جا سکتی ہے۔ ہدایت میں 1000 روپے تک جرمانے اور 6 ماہ تک قید کا بھی ذکر ہے۔ حالانکہ کسی معاملے میں کارروائی اور سزا کا فیصلہ نافذ قانونی دفعات اور واقعے کے حالات کے مطابق ہوگا۔ جنوبی ریلوے نے چنئی، پلکڑ، تروونت پورم، تروچیراپلی، مدورئی اور سلیم ڈویژنوں کے افسران کو اس ہدایت پر عمل کرنے کے لیے کہا ہے۔ مسافروں کو بیدار کرنے کے لیے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے اعلانات کرنے کے ساتھ نوٹس بھی لگائے جائیں گے۔ ریلوے کا ماننا ہے کہ موبائل انٹرنیٹ اور ویڈیو ایپس کے بڑھتے استعمال کے باعث عوامی مقامات پر فون کے اسپیکر سے اونچی آواز میں کنٹینٹ چلانے کا مسئلہ بڑھا ہے۔ ایسے میں مسافروں کو دوسروں کی سہولت کا خیال رکھنے کے لیے بیدار کرنا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ ریلوے بورڈ نے 23 جولائی 2012 کو بھی اس طرح کی شکایات پر ہدایت جاری کی تھی۔ اس وقت ریلوے کے ڈبوں، خاص طور پر اے سی کوچز میں موبائل پر اونچی آواز میں بات کرنے، طویل گفتگو کرنے اور اونچی آواز میں رنگ ٹون بجانے کی شکایات ملی تھیں۔ ریلوے بورڈ نے مسافروں کو فون سائلنٹ یا وائبریشن موڈ پر رکھنے، دھیمی رنگ ٹون استعمال کرنے اور اونچی آواز میں بات کرنے سے گریز کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

سورت میں مزدوروں کی ہڑتال
دیوالی سے پہلے 10 لاکھ کارکنوں کی نقل مکانی

سورت: (ایجنسیز) گجرات کے شہر سورت میں بہتر اجرت اور ہفتہ وار چھٹی کے مطالبے پر احتجاج کرنے والے مزدوروں کے خلاف پولیس کی کارروائی نے ملک کے بڑے ٹیکسٹائل مراکز میں شمار ہونے والے اس شہر میں مزدوروں کی بے چینی بڑھا دی ہے۔ اس کے نتیجے میں دیوالی اور چھٹھ پوجا سے پہلے بڑی تعداد میں مہاجر مزدوروں کے اپنے آبائی علاقوں کو واپس جانے کی اطلاعات ہیں۔ گزشتہ ہفتے کڑھائی کے کارخانوں میں کام کرنے والے تقریباً 70 مزدوروں کو پولیس نے اس وقت حراست میں لے لیا، جب وہ اپنے مطالبات کے حق میں سورت کے کلکٹر دفتر کے باہر جمع ہوئے تھے۔ پولیس کا کہنا تھا کہ مظاہرین نے احتجاج کے لیے اجازت نہیں لی تھی۔ اخبار 'دی نیو انڈین ایکسپریس' نے سب سے پہلے مزدوروں کی گرفتاریوں کی خبر دی تھی اور ایک ویڈیو بھی شائع کیا تھا، جس میں پولیس اہلکار مزدوروں کو حراست میں لیتے اور ان پر لاٹھیاں برساتے دکھائی دے رہے تھے۔ پولیس کارروائی نے پہلے سے کشیدہ صورت حال کو مزید سنگین بنا دیا۔ اس کے بعد بڑی تعداد میں مزدوروں کے اپنے آبائی علاقوں کو واپس جانے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ بی بی سی ہندی کی رپورٹ کے مطابق، سورت سے 10 لاکھ مزدور جا چکے ہیں۔ مزدوروں کی اس بڑے پیمانے پر نقل مکانی نے ٹیکسٹائل صنعت کے مالکان کو بھی تشویش میں مبتلا کر دیا ہے، کیونکہ تہواروں کے موسم میں کپڑوں اور ٹیکسٹائل مصنوعات کی مانگ عموماً بڑھ جاتی ہے۔ اس صورت حال نے وزیر اعظم نریندر مودی کی آبائی ریاست گجرات میں مہاجر مزدوروں کے کام کرنے کے حالات پر بھی نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ اس سے گجرات ماڈل کے تحت صنعتی ترقی کی اس تصویر پر سوالات اٹھ رہے ہیں، جس میں سورت کو ایک نمایاں مثال کے طور پر پیش کیا جاتا رہا ہے۔ ٹیکسٹائل صنعت کی وجہ سے 'ہندوستان کا مانچسٹر' کہلانے والا سورت بڑی حد تک بہار، اتر پردیش، اڈیشہ اور دیگر ریاستوں سے آنے والے مہاجر مزدوروں پر انحصار کرتا ہے۔ ان مزدوروں کی شکایات میں روزانہ 12 گھنٹے کام کرانا، قانون کے تحت ملنے والی ہفتہ وار چھٹی سے محروم رکھنا، اجرت میں کٹوتی کرنا اور چھٹی مانگنے پر ملازمت سے نکالنے جیسے معاملات شامل ہیں۔

ناندیڑ میں گریجویٹ حلقہ انتخاب کے پیش نظر شراب کی دکانیں بند رکھنے کا حکم

21 اکتوبر کی شام 4 بجے سے 23 اکتوبر تک شراب کی فروخت پر پابندی

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے اورنگ آباد ڈویژن گریجویٹ حلقہ انتخاب 2026 کے پیش نظر ناندیڑ ضلع میں شراب کی فروخت بند رکھنے کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ ضلع کلکٹر اور ضلع انتخابی افسر راہل کارڈیلے نے انتخابی عمل کو پرامن، شفاف اور خوف سے پاک ماحول میں مکمل کرنے کے مقصد سے یہ ہدایت جاری کی ہے۔ انتخابی عمل کے دوران امن و امان برقرار رکھنے اور ضابطۂ اخلاق پر مؤثر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے ضلع انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اورنگ آباد ڈویژن گریجویٹ حلقہ انتخاب کے لیے 23 اکتوبر 2026 کو ووٹنگ ہوگی۔ انتخابی کمیشن کی ہدایات اور مہاراشٹر شراب بندی قانون 1949 کی دفعہ 142(1) کے تحت ناندیڑ ضلع میں شراب کی فروخت کرنے والی دکانیں 21 اکتوبر 2026 کو شام 4 بجے سے 23 اکتوبر 2026 کو ووٹنگ کا عمل مکمل ہونے تک بند رہیں گی۔ انتظامیہ کے مطابق انتخاب کے دوران رائے دہندگان کو متاثر کرنے والی اشیاء کی تقسیم پر روک لگانے، انتخابی اخراجات پر قابو رکھنے اور عوامی امن و امان برقرار رکھنے کے لیے یہ پابندی عائد کی گئی ہے۔

حکم کی خلاف ورزی پر لائسنس منسوخ ہوگا: ضلع انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ مقررہ مدت کے دوران متعلقہ شراب کی دکانوں کو بند رکھنا لازمی ہوگا۔ اگر کسی دکان پر حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شراب فروخت کی جاتی پائی گئی تو متعلقہ لائسنس منسوخ کرنے کی کارروائی کی جائے گی۔ ضلع کلکٹر راہل کارڈیلے نے شہریوں اور شراب کی دکانوں کے لائسنس رکھنے والوں سے اپیل کی ہے کہ وہ انتخابی عمل کو پرامن اور شفاف طریقے سے مکمل کرنے کے لیے انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔

'70 ہزار شوٹر ہمارے پاس، 200 بھائی ممبئی میں موجود'
لارنس بشنوئی گینگ کی نئی دھمکی آئی سامنے

ممبئی میں ٹائیگر شراف کی گاڑی پر فائرنگ معاملہ نے اب ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد سامنے آنے والی انل پنڈت کی ایک نئی آڈیو میں وہ دھمکی دیتے ہوئے بڑے بڑے دعوے کرتا سنائی دے رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ممبئی میں اس کے 200 لوگ موجود ہیں اور اس کے پاس 700 نہیں، بلکہ 70 ہزار شوٹر ہیں۔ اتنا ہی نہیں، آڈیو میں سلمان خان سے معافی مانگنے کا مطالبہ کرتے ہوئے ان کے قریبی لوگوں کو بھی نقصان پہنچانے کی دھمکی دی گئی ہے۔ آڈیو میں انل پنڈت بالی ووڈ کی فلموں میں داؤد ابراہیم کی رقم لگنے کا الزام لگاتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ فلم انڈسٹری سے ہونے والی کمائی کا استعمال ہندوستان کو نقصان پہنچانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

اعلان تعطیل

آج بروز منگل 20/اکتوبر 2026ء کو دسہرہ تہوار ہونے کے مدنظر پرنٹنگ پریس بند رہے گا۔ اسلئے 21/اکتوبر 2026 کو اخبار کی اشاعت عمل میں نہیں آئے گی۔
قارئین و مشتہرین حضرات اس بات کا نوٹ فرمائیں۔

سرکیولیشن مینجر
روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ و پربھنی

ایک احتجاجی طالب علم کی ڈائری

راہ نما:

از : مبارک کاپڑی

۷/اکتوبر۔ پہلا دن: ایک نئی اُمید: آج میں جنتر منتر پہنچا ہوں۔ ہاتھ میں پلے کارڈ ہے، آنکھوں میں خواب ہیں اور دل میں ایک چھوٹی سی امید کہ شاید ہماری آواز ایوانوں تک پہنچ جائے۔ آج میں نے زندگی میں پہلی بار محسوس کیا کہ کتابوں میں پڑھی جانے والی جمہوریت اور سڑکوں پر نظر آنے والی جمہوریت کے درمیان کتنا فاصلہ ہوسکتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے، ہمارے مستقبل کو بے یقینی کے اندھیروں میں نہ ڈھکیلا جائے اور ہماری محنت کو ضائع نہ ہونے دیا جائے لیکن دل کے کسی کونے میں ایک سوال مسلسل سر اٹھا رہا ہے۔ آخر میں جنتر منتر پر احتجاج کرنے کیوں آیا؟ کیا اس لئے کہ مجھے پڑھائی سے نفرت ہے؟ یا اس لئے کہ میں اپنے والدین کی نصیحتیں سُن سُن کر تھک گیا ہوں؟ یا اس لئے کہ مجھے نظم وضبط پسند نہیں؟ نہیں، میں صرف اس لئے آیا ہوں کہ اگر دنیا بھر میں تعلیم کو ترقی کی کنجی کہا جاتا ہے، وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی ہم کروڑوں نوجوان آج اپنے مستقبل کے بارے میں غیر یقینی کا شکار کیوں ہیں؟ ہمارے ہر امتحان کا پرچہ لیک کیوں ہو رہا ہے؟ سرکاری امتحانات کا رزلٹ آنے کے بعد بھی دو دو سال تک بھرتی کیوں نہیں ہو رہی؟

۸/اکتوبر۔ دوسرا دن: نعروں کے درمیان سوال: صبح سے شام ہوگئی۔ نعرے لگتے رہے، تقریریں ہوتی رہیں، لوگ آتے رہے، لوگ جاتے رہے۔ جمہوریت پر حملہ ہوا ہے اور منظم طریقے سے ہوا ہے۔ جمہوریت کا سب سے بڑا تحفہ ہے: ووٹ۔ ووٹ دینے کا ہر کسی کو حق حاصل ہے اور اِسے کوئی چھین نہیں سکتا مگر کروڑوں شہریوں کو اِس سے محروم کرنے کو دانستہ حرکتیں ہوئی ہیں۔ جمہوریت کو کون کسی طرح اغوا کرسکتا ہے؟ یہ اس دھرتی کی سب سے بڑی جمہوریت ہے۔ اس کا اغوا کیسے ہوسکتا ہے؟ اس لئے ملک کا نوجوان طبقہ جو پہلے بے چین تھا، اب غصّے میں ہے۔ اس کے باوجود ہم سب دوسروں کو حوصلہ دیتے ہیں، مگر جب رات کو اپنے ملک اور اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمارا اپنا حوصلہ جواب دینے لگتا ہے۔

۹/اکتوبر۔ تیسرا دن: گھر سے آنے والا فون: آج گھر سے فون آیا تھا۔ امی نے پوچھا ''بیٹا، کھانا کھایا؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟ واپس کب آؤ گے؟'' میں نے کہا ''امی، سب ٹھیک ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔'' مگر کیا واقعی سب ٹھیک ہے؟ امّی کو میں نے یہ نہیں بتایا کہ میں جنتر منتر جا رہا ہوں۔ صرف یہ کہا کہ ہم احتجاج میں حصہ لے رہے ہیں مگر مجھے معلوم ہوں وہ ٹی وی کی اسکرین پر مجھے ڈھونڈ رہی ہوں گی اس لیے میں کیمرے کے سامنے نہیں آرہا ہوں۔ امّی کو کیسے بتاؤں کہ جس عمر میں مجھے اپنے کیریئر کی بنیاد مضبوط کرنی چاہیے، اس عمر میں میں اپنے مستقبل کی ضمانت مانگ رہا ہوں۔ ابّو نے میری تعلیم پر خرچ کیا، میری کامیابی کے خواب دیکھے۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں ایک باعزت زندگی گزاروں۔ اور میں؟ میں دہلی کی سڑکوں پر اپنے ہی مستقبل کے لیے آواز اٹھا رہا ہوں۔

۱۰/اکتوبر۔ چوتھا دن: وقت کس کا انتظار کر رہا ہے؟: ہم سبھی نوجوانان جمہوریت کی بقا اور ووٹ کے حق کی بحالی کے لئے احتجاج کا منصوبہ کر رہے ہیں اور ہمیں اطلاع ملی کہ حکومت پولیس ایکشن کی تیاری کر رہی ہے۔ اس قدر تیاری گویا دہلی پر کوئی بیرونی حملہ ہونے والا ہے۔ ہمیں اعتراض نہیں کہ ہر قسم کی پولیس وحفاظتی فورس کا استعمال کیا گیا ہے البتہ ہمیں بے حد تشویش ہے کہ غنڈوں کو پولیس کی وردی پہنائی جا رہی ہے۔ اُنہیں لاٹھیاں دی گئیں، ممکن ہے مہلک ہتھیار بھی دیئے گئے ہوں۔ پولیس کو تربیت دی جا رہی ہے کہ دشمن ملک سمجھ کر ان نوجوانوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے۔ لیڈی پلیس کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ طالبات اور خواتین کے ساتھ جس قدر بدتمیزی بلکہ بربریت برت سکتے ہوں وہ کرلیں پھر انکوائری کمیشن بٹھائیں گے جس کی رپورٹ ۲۵/سال بعد آجائے گی۔ آج ہمیں یاد آرہا ہے ہماری ہوسٹل میں کسی کے ہاتھ میں کتاب تھی، کسی کے پاس فائل، کوئی فون پر نوکریوں کے مواقع دیکھ رہا تھا، اور کوئی خاموشی سے صرف بیٹھا تھا۔ ہم سب کی کہانیاں مختلف ہیں، مگر خوف ایک جیسا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں انصاف کے انتظار میں ہماری عمر نہ گزر جائے۔

۱۱/اکتوبر۔ پانچواں دن: کیا انصاف بھی تھک جاتا ہے؟: آج احتجاج کے دوران ایک بزرگ نے ہماری طرف دیکھا اور کہا، ''بچّو، ہمت مت ہارنا۔'' میں نے سوچا، ہمت تو ہم نے ابھی نہیں ہاری، لیکن کیا ہماری ہمت ہی ہمارے مطالبات کی منظوری کے لیے کافی ہے؟ کیا انصاف کے لیے صرف سچ کا ساتھ دینا کافی ہوتا ہے؟ کیا قانون کی دہلیز تک پہنچنے والے ہر شخص کو انصاف ملتا ہے؟ کیا حکومت تک پہنچنے والی ہر آواز کا جواب دیا جاتا ہے؟ میرے پاس ان سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ میں کسی سے دشمنی نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میری بات سنی جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ احتجاج کے بعد جب گھر واپس جاؤں تو میرے پاس صرف تھکن اور یادیں نہ ہوں، بلکہ یہ یقین بھی ہو کہ میری آواز بے اثر نہیں گئی۔ آج میرے ایک ساتھی نے کہا کہ اب مزید انتظار نہیں ہوتا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ بھی تھا اور مایوسی بھی۔ میں اسے کیا سمجھاتا؟ میں خود اسی کیفیت سے گزر رہا ہوں۔ ہم روز امید لے کر اُٹھتے ہیں اور غیر یقینی کے ساتھ رات گزارتے ہیں۔

۱۲/اکتوبر۔ چھٹا دن: ہماری اختراعی صلاحیتیں: ہر رات ہمارے کور کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے جس میں دوسرے دن کی منصوبہ بندی ہوتی ہے۔ کوئی نت نئے نعرے تخلیق کرتا ہے، کوئی فلمی گانوں کی پیروڈی، کوئی پوسٹر ڈیزائن کرتا ہے اور کوئی پلے کارڈ۔ یہاں ایک بات بار بار واضح ہو رہی تھی کہ کئی نوجوانوں نے اپنے والدین کے اصرار پر ایسے کریئر کا انتخاب کیا تھا جو اُن کی دلچسپی یا صلاحیتوں کے مطابق نہیں تھا۔ انجینئرنگ کے طلبہ بہت ہی اچھی پینٹنگ کر رہے تھے۔ فارمیسی کے طلبہ نظمیں اور نعرے تخلیق کر رہے تھے۔ کامرس کے طلبہ مائیکروفون درست کر رہے تھے۔ ہر رات ۱۵/منٹ کوئی مخاطب ہو کر رہنمائی کرتا کہ احتجاج کا مطلب صرف شور مچانا نہیں، احتجاج کے ساتھ دلیل، ذمہ داری اور پُر امن طرزِ عمل ہونا ضروری ہے۔ جنتر منتر پر رات کا سنّاٹا کاٹنے دوڑتا کیونکہ ساری چینختی چنگھاڑتی ٹرینیں بند تھیں، میٹرو کے اسٹیشنوں پر اندھیرے کا راج تھا۔

۱۳/اکتوبر۔ ساتواں دن: پھر آمریت جاگ گئی: آج علی الصبح وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ ۵/بجے پولیس اور ملٹری کی گاڑیاں بھر بھر کر آگئیں اور سوئے ہوئے طلبہ کو اُٹھا اُٹھا کر گاڑیوں میں بھرنے لگے۔ جس نے احتجاج کیا ان کو پیٹا گیا۔ اُن کے بال اور کپڑے نوچے گئے اور پھر بھی نہیں مانے تو اُن کو کیل والے ڈنڈوں سے پیٹا گیا۔ بے شمار نوجوان زخمی ہوگئے۔ انھیں مرہم پٹّی کا جھانسا دیا گیا مگر اُن کو جیل میں ٹھونسا گیا۔ ہمیں بعد میں علم ہوا کہ گذشتہ ہفتے بھر سے جیل میں ٹھونسنے کی تیاری چل رہی تھی اور ہم پُرامن طریقے سے احتجاج کرنے والوں پر سنگین الزامات کی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ سنگین قسم کے دفعات عائد کرنے کا طریقہ کار طے تھا (الف) جس نے انقلاب زندہ باد کا نعرہ لگایا اُن پر ملک سے غدّاری کی دفعہ (ب) جس نے غریبی و بے روزگاری سے آزادی کا نعرہ لگایا ان پر ملک سے بغاوت کا مقدمہ (ج) ظلم وجبر نہیں سہیں گے کا نعرہ لگانے والوں پر بیرونی ملکوں کے ایجنٹ ہونے کا مقدمہ!

۱۴/اکتوبر۔ آٹھواں دن: بھیانک اختتام: امّی ابّو کو معلوم ہوگیا تھا کہ میں بھی گرفتار ہوا ہوں۔ وہ پہلی ٹرین پکڑ کر دہلی پہنچ گئے تھے۔ ہمیں غنڈے اور پاکٹ مار جیسے مجرموں کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ اُنھوں نے پوری رات ہم کو مارا پیٹا، جس کی آزادی اُنھیں پولیس نے دی تھی، اُن میں سے کچھ غنڈے تو ہم پر قہقہے لگا رہے تھے: ''بڑے چلے تھے ڈاکٹر، انجینئر بننے۔ اب سڑو جیل میں'' وہیں ایک نے بتایا کہ اب منجھے ہوئے وکیلوں کو پکڑنے پڑیں گے۔ ہر نوجوان پر کم ازکم تین دفعات عائد کی گئی ہیں۔ ہر دفعہ کو ہٹانے کے لیے پولیس کو کم از کم ۵۰/ہزار روپے کی رشوت دینی ہوگی۔ انقلاب زندہ باد کا نعرہ لگانے والوں پر جو غدّاریٔ ملک کی دفعہ عائد ہوتی ہے اُس کو ہٹانے کے لئے ایک لاکھ کی رشوت دینی پڑے گی۔ ہر طالب علم کو ڈھائی لاکھ روپے خرچ آئے گا ورنہ اُن کا کریئر برباد ہوجائے گا۔ میں سوچ رہا ہوں کہ میرے امّی ابّو نے تو سارے زیور، کھیت کھلیاں بیچ کر فیس ادا کی ہے، اب یہ ضمانت کے لئے رشوت دینے کے لئے ڈھائی لاکھ کہاں سے آئیں گے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ٹرمپ کی 'مدر آف آل بومبز' استعمال کرنے کی دھمکی کا مقصد ایران کو جھکنے پر مجبور کرنا ہے؟

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کی جوہری تنصیبات اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کے لیے ایک بار پھر فوجی کارروائی اور سخت حملے کی دھمکی دی ہے، جبکہ امریکی فوج مبینہ طور پر ایران کے خلاف 'مدر آف آل بومبز' (ایم او اے بی) استعمال کرنے کے منصوبوں پر غور کر رہی ہے۔

امریکی صدر ٹرمپ نے دھمکی دی ہے کہ ایران کی زیرِ زمین جوہری تنصیب 'پکیکس ماؤنٹین' کو تباہ کیا جاسکتا ہے، تاہم انھوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ آیا انھوں نے اس بم کے استعمال کی منظوری دے دی ہے یا نہیں۔ دوسری جانب ایران میں حکومتی حلقوں اور سخت گیر تجزیہ کاروں نے امریکی دھمکی کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ کوئی بم ایک قدیم تہذیب اور تاریخ رکھنے والی قوم کو خوف زدہ نہیں کرسکتا۔ ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے قریب سمجھے جانے والے حلقوں نے بھی امریکی دھمکی کو نفسیاتی دباؤ قرار دیا ہے، تاہم بعض ایرانی شخصیات نے خبردار کیا ہے کہ توانائی کے بنیادی ڈھانچے یا زیرِ زمین تنصیبات پر حملے کے نتیجے میں شہری ہلاکتیں اور بڑے پیمانے پر تباہی ہوسکتی ہے، جس کے اثرات پورے خطے تک پھیل سکتے ہیں۔ 15 اکتوبر کو امریکی نشریاتی ادارے نیوز میکس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ 'واشنگٹن کو ایران کے جوہری مرکز نطنز کے قریب واقع زیرِ زمین تنصیب 'پکیکس ماؤنٹین' کو نشانہ بنانا پڑ سکتا ہے۔ اس تنصیب کے بارے میں شبہ ہے کہ اس کا تعلق جوہری سرگرمیوں سے ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ ہم اسے انتہائی تیزی سے تباہ کر دیں گے۔' انھوں نے اس کارروائی کے لیے زمینی فوج بھیجنے کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ وہ جوہری ہتھیار استعمال نہیں کریں گے۔ انھوں نے 'مدر آف آل بومبز' (ایم او اے بی) کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک بہت بڑا بم ہے، لیکن جوہری بم نہیں ہے۔' ٹرمپ کے ان بیانات سے قبل امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے یہ خبر دی تھی کہ امریکی فوج نے ایران کی جوہری تنصیبات اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کے لیے حملوں کے نئے منصوبے تیار کیے ہیں، جن میں اس بم کا استعمال بھی شامل ہو سکتا ہے۔ تاہم ٹرمپ نے اس بات کی تصدیق نہیں کی کہ آیا انھوں نے اس بم کے استعمال کی منظوری دے دی ہے۔ عوامی سطح پر دستیاب معلومات کے مطابق 'جی بی یو 43 / بی میسیو آرڈیننس ایئر بلاسٹ نامی' اس بم کا وزن تقریباً 21 ہزار پاؤنڈ (5.9 ٹن) ہے، جبکہ اس میں لگ بھگ 18 ہزار 700 پاؤنڈ دھماکہ خیز مواد موجود ہوتا ہے۔ یہ بم جی پی ایس کی مدد سے اپنے ہدف کو نشانہ بناتا ہے اور وسیع علاقے میں شدید دھماکے کی وجہ سے پیدا ہونے والی دباؤ کی لہر پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ تاہم، اس کا بیرونی خول زیرِ زمین گہرائی تک پہنچنے کے بجائے دھماکے کی شدت بڑھانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس بم کو پہلی اور اب تک صرف ایک مرتبہ اپریل سنہ 2017 میں افغانستان میں شدت پسند تنظیم دولتِ اسلامیہ (داعش) کی سرنگوں کے ایک کمپلیکس کو نشانہ بنانے کے لیے عملی طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ وسطی ایران میں واقع 'پکیکس ماؤنٹین' کے خلاف اس بم کی افادیت کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تنصیب زمین کے اندر کم ازکم 100 میٹر گہرائی تک پھیلی ہوئی ہے، تاہم اس کا اصل مقصد، اندرونی ساخت اور موجودہ عملی صورتِ حال اب بھی بڑی حد تک خفیہ ہیں۔ 'مدر آف آل بومبز' اس تنصیب کے داخلی راستوں یا ہوا کی آمدورفت کے لیے بنائی گئی سرنگوں کے ذریعے زیرِ زمین ڈھانچے کو نقصان پہنچا سکتا ہے، لیکن یہ چٹانوں کو توڑ کر گہرائی تک پہنچنے کے لیے تیار نہیں کیا گیا۔ امریکہ کے پاس زمین کے اندر مضبوط حفاظتی حصار میں موجود اہداف کو تباہ کرنے کے لیے ایک خاص بم بھی موجود ہے، جسے جی بی یو 57 میسیو آرڈیننس پینیٹریٹر کہا جاتا ہے۔ اس کا وزن 30 ہزار پاؤنڈ ہے اور اسے عام طور پر 'بنکر بسٹر' کہا جاتا ہے۔ یہ بم پھٹنے سے پہلے زمین میں گہرائی تک داخل ہونے کے لیے بنایا گیا ہے۔

سینٹر فار سٹریٹجک اینڈ انٹرنیشنل سٹڈیز کے ایک حالیہ تجزیے کے مطابق امریکہ کے پاس 10 'مدر آف آل بومبز' باقی ہیں۔ تجزیے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جون سنہ 2025 میں ایران کی جوہری تنصیبات پر حملوں کے دوران جی بی یو 57 کے 14 بم استعمال کیے گئے تھے، جس کے بعد اس نوعیت کے زمین میں گہرائی تک داخل ہونے والے بموں کی تعداد کم ہوگئی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بیانات اور ایران پر حملے کے لیے امریکی فوج کے مبینہ منصوبوں سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ واشنگٹن دراصل کیا حاصل کرنا چاہتا ہے؟ ایک امکان یہ ہے کہ اس ہتھیار کی اہمیت صرف اس کی تباہ کن طاقت میں نہیں بلکہ اس کے نفسیاتی اثرات میں بھی ہے۔ ایک بڑا اور نمایاں حملہ امریکی فوجی طاقت کا مظاہرہ کرسکتا ہے، یہ پیغام دے سکتا ہے کہ واشنگٹن کے پاس مزید کارروائی کے آپشن موجود ہیں اور اس کا استعمال ٹرمپ کو جنگ کے خاتمے کا اعلان کرنے سے پہلے فیصلہ کن آخری ضرب کے طور پر پیش کرنے کا موقع دے سکتا ہے۔ تاہم زمین کے اوپر کسی ہدف کو تباہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے اندر موجود صلاحیتیں بھی ختم ہوگئی ہیں۔ کسی جوہری تنصیب کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچنے کے باوجود ایران کے جوہری پروگرام کی بنیاد بننے والی سائنسی مہارت، آلات اور مواد لازمی طور پر ختم نہیں ہو جائیں گے۔ اس دھمکی کے وقت کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق امریکی فوجی منصوبہ ساز نومبر میں ہونے والے وسط مدتی انتخابات سے پہلے یا بعد میں ایران پر نئے حملوں کے امکانات پر غور کر چکے ہیں، جبکہ ٹرمپ عوامی سطح پر اعلان کر چکے ہیں کہ وہ انتخابات سے پہلے مزید حملے نہیں کریں گے۔ اس لیے یہ دھمکی بیک وقت کئی مقاصد پورے کرسکتی ہے، تہران پر فوجی دباؤ برقرار رکھنا، امریکی عوام کو یہ پیغام دینا کہ صدر کارروائی کے لیے پُرعزم ہیں اور کسی نئے حملے کا حتمی فیصلہ کیے بغیر اس امکان کو برقرار رکھنا۔ ایران کی فوجی قیادت بارہا اس عزم کا اظہار کر چکی ہے کہ وہ دوبارہ جنگ چھڑنے کی صورت میں مقابلے کے لیے تیار ہے۔ ایرانی پاسدارانِ انقلاب (آئی آر جی سی) کے نائب کمانڈر میجر جنرل مصطفیٰ ایزدی نے 15 اکتوبر کو کہا کہ مسلح افواج زمین، سمندر اور فضا میں کسی بھی دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس نوعیت کے بیانات ایران کی جانب سے دباؤ کے سامنے نہ جھکنے کے عوامی عزم کو ظاہر کرتے ہیں، تاہم ان سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ 'مدر آف آل بومبز' کے حملے کی صورت میں ایران کیا ردعمل دے گا۔ اس کے باوجود توانائی کے بنیادی ڈھانچے یا کسی حساس جوہری تنصیب پر حملے سے جوابی کارروائی کا خطرہ بڑھ سکتا ہے، جس میں بحری جہازوں کو لاحق خطرات اور خطے میں مزید خلل شامل ہو سکتے ہیں۔ ٹرمپ کی جانب سے اس بم کے استعمال کی دھمکی پر ایرانی حکام اور تجزیہ کاروں نے سخت ردعمل، تمسخر اور امریکہ کے نئے حملے کے ممکنہ نتائج سے متعلق انتباہات کا اظہار کیا ہے۔ ایرانی پارلیمان کی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کمیٹی کے سربراہ اور سخت گیر رکن پارلیمان ابراہیم عزیزی نے اس خیال کو مسترد کر دیا کہ یہ ہتھیار ایران کو خوف زدہ کرسکتا ہے۔ پارلیمان کی خبر رساں ایجنسی 'ایکانا' کو 16 اکتوبر کو دیے گئے ایک انٹرویو میں انھوں نے کہا کہ 'ابھی تک کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو 'مدر آف آل بومبز' نامی بم کے ذریعے ایک عظیم قوم، اس کی تہذیب، تاریخ اور قدیم ورثے کو دھمکا سکے۔'

(بی بی سی اردو)

ٹائیگر شروف پر حملے کا الزام لارنس بشنوئی گینگ پر: جیل میں قید گینگسٹر انڈیا میں خوف کی علامت کیوں؟

ممبئی میں انڈین اداکار ٹائیگر شروف کی گاڑی پر فائرنگ کے الزام پولیس نے تین افراد کو گرفتار کرلیا ہے، جن میں سے ایک کا تعلق لارنس بشنوئی گروپ سے بتایا جا رہا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ان تینوں افراد کو راجستھان سے حراست میں لیا گیا ہے۔ ہیرو پنتی، باغی اور وار جیسی فلموں میں مرکزی کردار ادا کرنے والے ٹائیگر شروف پر 18 اکتوبر کی رات ممبئی میں اس وقت حملہ کیا گیا تھا جب وہ کار میں سوار ہو کر کہیں جانے کے لیے نکل رہے تھے۔ ممبئی پولیس کے مطابق یہ واقعہ شام تقریباً سات بجے پیش آیا۔ اس واقعے میں ان کے ڈرائیور فردوس زخمی ہوئے ہیں۔ اداکار ٹائیگر شروف پر فائرنگ کے واقعے کے بعد یہ بحث جاری ہے کہ آیا بشنوئی گینگ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے یا نہیں۔ بی بی سی ہندی کے مطابق پولیس کا دعویٰ ہے کہ ٹائیگر شروف پر حملے میں ملوث ملزمان نے انھیں ابتدائی تفتیش کے دوران بتایا ہے کہ 'انیل پنڈت (گرفتار کیے جانے والا) لارنس بشنوئی گینگ کا رکن ہے۔ ریحان کا اس سے رابطہ ہوا، جس نے ایک کم عمر نوجوان کو اپنے ساتھ لیا اور حملے کے لیے ممبئی پہنچ گیا۔' ایسا پہلی بار نہیں ہوا کہ انڈیا میں کسی بڑی شوبز شخصیت پر حملے میں لارنس بشنوئی گروپ کا نام سامنے آیا ہو۔ اس سے قبل لارنس بشنوئی گروپ پر پنجابی گلوکار سدھو موسے والا کے قتل اور سلمان خان کے گھر پر فائرنگ کرنے کے الزامات بھی عائد ہوتے رہے ہیں۔ لارنس بشنوئی اس وقت گجرات کے شہر احمد آباد کی سابرمتی جیل میں قید ہیں۔ ٹائیگر شروف پر ہونے والے حملے کے بعد مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے صحافیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ 'ایسے کسی بھی گینگ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ بزدل لوگوں کا کام ہے۔ وہ خود کہیں چھپ کر بیٹھتے ہیں اور وہاں سے دھمکیاں دیتے ہیں۔' انھوں نے مزید کہا 'اس کے باوجود ہم ہر دھمکی کو سنجیدگی سے لیتے ہیں اور اس پر کارروائی کرتے ہیں۔ ممبئی پولیس نے ثابت کیا ہے کہ وہ ایسے مجرموں کو گرفتار کیے بغیر نہیں چھوڑتی۔' جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا ممبئی پولیس لارنس بشنوئی کو تحویل میں لینے کی کوشش کرے گی، تو دیویندر فڑنویس نے کہا: 'پولیس پہلے ہی انھیں حراست میں لینے کے لیے قانونی عمل شروع کر چکی ہے اور اس پر کارروائی جاری ہے۔ اسی لیے میں نے کہا ہے کہ ان کے سرغنہ جہاں کہیں بھی ہوں، ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اگرچہ بشنوئی کے وکلا اپنے مؤکل پر عائد ہونے والے الزامات کی تردید کرتے ہیں مگر بعض پولیس اہلکاروں کا الزام ہے کہ بشنوئی جیل میں خود کو زیادہ محفوظ کرتے ہیں اور وہیں سے شوٹرز اور دیگر مجرمان کا نیٹ ورک چلاتے ہیں۔

چند برس قبل چنڈی گڑھ کی ڈسٹرکٹ کورٹ میں پیشی کے دوران صحافی سنجیو چوہان نے لارنس بشنوئی سے ملاقات کی تھی جنھیں وہاں ایک مقدمے میں پیشی کے لیے لایا گیا تھا۔ سنجیو کے مطابق ان کا کہنا تھا کہ 'مجھے ایک کے بعد ایک مقدمے میں پھنسایا جا رہا ہے۔' میڈیا کے کردار پر بات کرتے ہوئے دہلی پولیس کے سپیشل سیل کے سابق ڈی سی پی ایل این راؤ کا کہنا ہے کہ 'پولیس اور جیل کا کام آدھے سے بھی کم رہ جائے اگر میڈیا لارنس بشنوئی اور اس جیسے دوسرے مجرموں کی کہانیاں چھاپنا بند کردے۔' سنجے بینیوال انڈیا کی تہاڑ جیل کے ڈائریکٹر جنرل رہ چکے ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آیا لارنس بشنوئی جیل کے اندر رہتے ہوئے بھی باہر کی دنیا کے لیے خطرے کا باعث ہے تو ان کا کہنا تھا کہ 'بشنوئی کا خوف اس وجہ سے ہے کیونکہ وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونے کے باوجود باہر موجود اپنے قابل اعتماد غنڈوں اور شوٹروں کے ذریعے کوئی بھی جرم کروا سکتا ہے۔' چاہے وہ پنجابی گلوکار سدھو موسے والا کا (مبینہ) قتل ہو یا کوئی اور جرم۔' وہ کہتے ہیں کہ لارنس بشنوئی کا جیل کے باہر نیٹ ورک بہت مضبوط ہے۔ 'پولیس اور تفتیشی ایجنسیوں کے لیے اسے ختم کرنا بہت ضروری ہے۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا تب تک لارنس بشنوئی جیسے مجرموں پر کوئی دباؤ نہیں پڑے گا۔'

دلی پولیس کے سابق کمشنر نیرج کمار کہتے ہیں کہ کسی بھی مجرم کو جیل میں رکھنے کا مقصد اسے جرائم کرنے سے روکنا ہے۔ 'تاہم بہت سے معاملات میں دیکھا گیا ہے کہ کچھ مجرمان جیل سپرنٹنڈنٹ کے فون استعمال کرتے ہوئے باہر کالز کرتے رہتے ہیں۔' 'جب مجرم جیل سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے ہی کالیں کرنے لگیں تو پھر لارنس بشنوئی جیسے لوگوں کو کون کنٹرول کرے گا؟ جیل کے باہر موجود مجرمان کا گٹھ جوڑ اتنا خطرناک نہیں جتنی خطرناک مجرمان اور جیل کے عملے کے درمیان دوستی ہے۔' جب تہاڑ جیل کے سابق ڈائریکٹر جنرل سنجے بینیوال سے سوال کیا گیا کہ کیا ملک میں کوئی ایسی جیل نہیں ہے جس سے لارنس بشنوئی بھی خوفزدہ ہوں تو ان کا کہنا تھا کہ 'جو شخص خود کو جیل میں محفوظ سمجھتا ہو اور باہر جانا نہیں چاہتا ہو، وہ ملک کی کسی بھی جیل میں قید ہونے سے کیوں خوفزدہ ہوگا؟'' وہ تو چاہتے ہیں کہ انھیں ہمیشہ ہائی سیکورٹی جیل میں رکھا جائے تاکہ جیل کے باہر موجود ان کے دشمن ان تک نہ پہنچ سکیں۔' ایل این راؤ دہلی پولیس سپیشل سیل کے سابق ڈی سی پی ہیں۔ لیکن اب وہ دہلی ہائی کورٹ میں بطور وکیل فوجداری مقدمات کی پیروی کرتے ہیں۔ راؤ کے خیال میں لارنس بشنوئی جیسے لوگ خود کو جیل میں محفوظ سمجھتے ہیں، اسی لیے اکثر ان کے وکلا عدالتوں میں پیش نہیں ہوتے۔ 'دہلی کی کچھ عدالتوں کے ریکارڈ اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ لارنس بشنوئی کے وکیل عدالت میں پیش نہیں ہوتے اور عدالت اگلی تاریخ دینے پر مجبور ہو جاتی ہے۔' 'جب بشنوئی جیسے لوگ ضمانت پر جیل سے نکلنا چاہتے تھے تو ان کے وکلا تاریخ پر فوراً حاضر ہو جاتے ہیں۔' تاہم لارنس بشنوئی گینگ کے شوٹروں کی نمائندگی کرنے والے سینیئر وکیل اشوک بینیوال اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ لارنس بشنوئی جان بوجھ کر عدالتوں میں پیش نہیں ہوتے۔ ان کا کہنا ہے کہ 'لارنس بشنوئی عدالت میں ہر معاملے میں اپنی نمائندگی کے لیے وکیل کی خدمات حاصل کرنے کی زحمت کیوں اٹھائیں؟ ایسے بہت سے معاملات ہیں جس میں پولیس نے زبردستی لارنس بشنوئی کا نام ایف آئی آر میں شامل کیا ہے تاکہ ان کی تعریف ہو۔' ایڈوکیٹ بینیوال دعویٰ کرتے ہیں کہ اس کا مقصد میڈیا سے تعریف بٹورنا ہے۔ 'جب کیس ٹرائل کے لیے عدالت میں آتا ہے تو زیادہ تر معاملات میں پولیس لارنس بشنوئی کو ان جرائم سے جوڑنے میں ناکام رہتی ہے۔' لارنس بشنوئی کی تاریخِ پیدائش کے بارے میں ابہام موجود ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس کے مطابق وہ 22 فروری 1992 کو پیدا ہوئے جبکہ کچھ اطلاعات کے مطابق ان کی تاریخِ پیدائش 12 فروری 1993 ہے۔ بہر صورت اس وقت لارنس کی عمر 31 سے 32 سال کے درمیان ہے۔ لارنس بشنوئی ضلع فاضلکہ کے علاقے ابوہر کے رہائشی ہیں۔ یہ گاؤں انڈیا کے مغربی پنجاب کے سرحدی علاقے میں واقع ہے۔ اس علاقے کے مغرب میں پاکستان سے متصل انڈیا کی سرحد ہے جبکہ جنوب میں راجستھان اور ہریانہ ہیں۔ اطلاعات کے مطابق لارنس بشنوئی کا خاندان زراعت کے پیشے سے وابستہ ہے۔ ان کی والدہ سنیتا بشنوئی نے ایک بار گاؤں کے سرپنچ کا الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے لیے انھوں نے فارم بھی بھرا تھا لیکن بعد میں الیکشن نہیں لڑا۔ لارنس بشنوئی کے والد لاویندر سنگھ سنہ 1992 میں ہریانہ پولیس میں بطور کانسٹیبل بھرتی ہوئے تاہم پانچ سال بعد ہی انھوں نے رضا کارانہ ریٹائرمنٹ لے لی اور کھیتی باڑی شروع کر دی۔ لارنس کا تعلق بشنوئی برادری سے ہے جو پنجاب، ہریانہ اور راجستھان کے کئی حصوں میں آباد ہے۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق لارنس بشنوئی کا اصلی نام ستویندر سنگھ ہے۔ بشنوئی خاندان سے تعلق رکھنے والے لڑکے کا نام لارنس کیسے پڑا اس بارے میں کہا جاتا ہے کہ بچپن میں ان کی خوبصورت رنگت کے باعث ان کے گھر والے انھیں پیار سے لارنس بلاتے تھے جو بعد میں ان کے اصلی نام سے زیادہ مشہور ہوگیا۔ لارنس نے 12 ویں کی تعلیم پنجاب کے شہر ابوہر سے حاصل کی۔ اس کے بعد مزید تعلیم کے لیے وہ 2010 میں چنڈی گڑھ چلے گئے جہاں انھوں نے ڈی اے وی کالج میں داخلہ لیا۔ رفتہ رفتہ لارنس نے طلبہ سیاست میں دلچسپی لینا شروع کر دی اور یہیں ان کی دوستی گولڈی برار سے ہوئی۔ گولڈی برار آج بھی لارنس بشنوئی گینگ کے لیے کام کرتے ہیں اور ایک طرح سے ملک کے باہر بیٹھ کر گینگ کو چلا رہے ہیں۔ زمانہ طالب علمی کے دوران لارنس بشنوئی کے سکول اور کالج میں ان کے ساتھ رہنے والے ساتھی طلبہ کا کہنا ہے کہ وہ پنجابی، باگڑی اور ہریانوی زبانیں بولتے ہیں۔ لارنس بشنوئی نے سنہ 2011-2012 میں طلبا تنظیم 'پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹ آرگنائزیشن' بنائی۔ اور اسی سال ان کے خلاف پہلا مقدمہ درج کیا گیا۔ طلبہ سیاست میں شکست کے بعد لارنس کے ساتھی طلبہ نے ایک مخالف طلبہ رہنما پر فائرنگ کر دی۔ اس واقعے کے بعد درج ہونے مقدمے میں پہلی بار لارنس کا نام کسی پولیس ایف آئی آر میں آیا تھا۔ لارنس بشنوئی کو پہلی بار 2014 میں راجستھان سے گرفتار کیا گیا۔ انھیں گرفتاری کے بعد بھرت پور جیل بھیج دیا گیا۔ تاہم جب انھیں پیشی کے لیے موہالی (پنجاب) لے جایا جا رہا تھا تو وہ پولیس کی حراست سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ انھیں دوسری مرتبہ سنہ 2016 میں گرفتار کیا گیا۔ سنہ 2021 میں انھیں مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ کے تحت سیکورٹی وجوہات کی بنا پر تہاڑ جیل بھیج دیا گیا۔ تہاڑ لائے جانے سے پہلے وہ پنجاب کی بھٹنڈہ جیل میں قید تھے۔ سال 2022 میں، پنجاب پولیس نے انھیں جیل سے ہی سدھو موسے والا کے قتل کے الزام میں گرفتار کرلیا۔ سال 2022 میں کچھ میں پاکستانی جہاز سے منشیات کی ایک بڑی کھیپ پکڑے جانے کے بعد گجرات اینٹی ٹیررسٹ اسکواڈ نے لارنس بشنوئی کو منشیات کی اسمگلنگ کے کیس میں نامزد کر دیا۔ پولیس کو شک تھا کہ منشیات کی اس کھیپ کا آرڈر دینے میں لارنس کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد لارنس کو 23 اگست 2023 کو دہلی جیل سے گجرات کی سابرمتی جیل منتقل کر دیا گیا۔ تب سے لارنس وہیں قید ہیں۔ 30 اگست 2023 کو انڈین وزارت داخلہ نے لارنس بشنوئی پر سی آر پی سی کی دفعہ 268 (1) لگا دی جس کے بعد انھیں کسی بھی حالت میں ایک سال تک سابرمتی جیل سے باہر نہیں لایا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات میں ان کی پیشی اب ویڈیو لنک کے ذریعے ہو رہی ہے۔ عموماً جرم کرنے کے بعد مجرمان پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے چھپنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن لارنس بشنوئی اور ان کا گینگ ایسا نہیں کرتا۔ وہ کسی بھی بڑے واقعے کے بعد اس کی ذمہ داری خود قبول کرتے ہیں۔

(بی بی سی اردو)

احتجاج کی سیاست، مسلمانوں کا احساسِ تحفظ اور قومی دھارے میں مؤثر شرکت۔۔

گزشتہ سے پیوستہ

جاوید جمال الدین

اس کا بنیادی اشارہ یہ ہے کہ مایوسی اور تنہائی کے مقابلے میں اجتماعی عمل انسان کو امید، مقصد اور اپنے مستقبل پر اثر انداز ہونے کا حوصلہ دے سکتا ہے۔ یہی وہ ربط ہے جو گرم ہوا کی مثال کو آج کی احتجاجی سیاست سے جوڑتا ہے۔ سکندر کا روزگار کے لیے احتجاج میں شامل ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اس کی ترجیحات محض ذاتی بقا یا ہجرت کے خیال تک محدود نہیں رہتیں، بلکہ وہ اپنے مستقبل کو اسی معاشرے کے اندر بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے جس میں وہ رہتا ہے۔ آج مسلمان نوجوان بھی تعلیم، ملازمت، امتحانی نظام کی شفافیت، مہنگائی اور شہری حقوق جیسے معاملات میں دوسرے نوجوانوں کے ساتھ مشترکہ جدوجہد کرسکتے ہیں۔ اس کا مطلب اپنے مخصوص مسائل سے صرف نظر کرنا نہیں، بلکہ انہیں انصاف، مساوی مواقع اور قومی ترقی کی وسیع تر بحث کا حصہ بنانا ہے۔ جب مسلمان نوجوان مشترکہ مسائل پر دوسرے شہریوں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں اپنے مطالبات کے لیے وسیع تر حمایت حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس شرکت سے غلط فہمیاں دور کرنے اور معاشرے کے مختلف طبقوں کے درمیان رابطے بڑھانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ اس کے برعکس، اگر کوئی برادری مسلسل الگ تھلگ رہے تو اس کے مسائل عوامی مباحث میں کم نمایاں ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ البتہ اس بات کو بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ قومی دھارے میں شرکت کی ذمہ داری صرف مسلمانوں پر نہیں ڈالی جاسکتی۔ سیاسی جماعتوں، شہری تنظیموں اور جمہوری اداروں کو بھی ایسا ماحول فراہم کرنا ہوگا جہاں ہر شہری کی شرکت کا احترام ہو اور کسی کو مذہبی شناخت کی وجہ سے نشانہ بنائے جانے کا خوف نہ ہو۔

سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے 9 دسمبر 2006 کو قومی ترقیاتی کونسل سے خطاب میں اس بات پر زور دیا تھا کہ ترقی کے ثمرات اقلیتوں، خصوصاً مسلمانوں، تک بھی منصفانہ طور پر پہنچنے چاہئیں۔ اس مؤقف کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ ترقی کے مواقع اور فوائد سے کوئی طبقہ محروم نہ رہے۔ اس تصور کو کسی ایک برادری کی بالادستی یا دوسروں کے حقوق پر فوقیت کے طور پر نہیں، بلکہ مساوی مواقع اور منصفانہ شمولیت کے اصول کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ اگر کسی طبقے کو تعلیم، روزگار یا ترقی کے مواقع میں رکاوٹوں کا سامنا ہو تو ان کی نشاندہی اور اصلاح پورے ملک کے مفاد میں ہے۔ اس بیان کو دائیں بازو کے عناصر نے سیاسی رنگ دینے کی کوشش کی تھی۔ یہاں مسلمانوں کی شہری شرکت اور ریاست کی ذمہ داری، دونوں کو ایک ساتھ دیکھنا ضروری ہے۔ ایک طرف مسلمانوں کو اپنے حقوق کے لیے قانونی اور جمہوری طریقوں سے آواز اٹھانی چاہیے، دوسری طرف حکومتوں اور اداروں پر لازم ہے کہ وہ امتیاز سے پاک پالیسیوں اور منصفانہ مواقع کو یقینی بنائیں۔ صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ مسلمان قومی دھارے میں شامل ہوں؛ یہ بھی ضروری ہے کہ قومی دھارا ان کے لیے کھلا، منصفانہ اور قابل اعتماد ہو۔ شرکت اور اعتماد ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ جب شہری محسوس کرتے ہیں کہ ان کی آواز سنی جاتی ہے اور ان کے حقوق محفوظ ہیں تو جمہوری عمل میں ان کی دلچسپی اور شرکت بڑھنے کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی قومی دھارے میں شرکت صرف انتخابی سیاست یا احتجاج تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ تعلیمی اداروں، شہری تنظیموں، صحافت، قانونی جدوجہد، مقامی مسائل اور عوامی مباحث میں ان کی موجودگی بھی اہم ہے۔ نوجوان اپنے محلوں میں تعلیمی سہولتوں، صفائی، پانی، صحت، روزگار اور شہری خدمات جیسے معاملات پر کام کر کے بھی شہری شعور کا مظاہرہ کرسکتے ہیں۔ طلبہ امتحانی نظام میں شفافیت اور تعلیمی مواقع کے لیے آواز اٹھا سکتے ہیں، جبکہ پیشہ ور افراد اپنی صلاحیتوں اور تجربات کو سماجی بہتری کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ ایسی شرکت بتدریج اعتماد پیدا کرتی ہے اور جمہوریت کو روزمرہ زندگی سے جوڑتی ہے۔ قومی یکجہتی کا مطلب اپنی مذہبی اور ثقافتی شناخت کو ترک کرنا نہیں، بلکہ اس شناخت کے ساتھ مشترکہ شہری ذمہ داریاں ادا کرنا ہے۔ ہندوستانی مسلمان اس ملک کی تاریخ، تہذیب اور آئینی نظام کا حصہ ہیں۔ انہیں اپنے حقوق کے تحفظ کے ساتھ ملک کے اجتماعی مسائل کے حل میں بھی کردار ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح دوسرے شہریوں اور اداروں کو بھی مسلمانوں کی جائز آواز، ان کے خدشات اور ان کی شراکت کو قبول کرنے کا رویہ اپنانا ہوگا۔ یکجہتی یک طرفہ مطالبہ نہیں؛ یہ باہمی احترام، انصاف اور برابر کی شہریت سے مضبوط ہوتی ہے۔

آخر کار، سوال یہ نہیں کہ مسلمان ہر احتجاج میں شریک ہوں یا ہر تحریک سے دور رہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ وہ اپنے شہری حقوق، اجتماعی مفاد اور آئینی ذمہ داریوں کے بارے میں کتنا شعور رکھتے ہیں اور ان کی بنیاد پر کتنے مؤثر فیصلے کرتے ہیں۔ خوف اور احساسِ کمتری سے نکلنے کا مطلب خطرات کو نظر انداز کرنا نہیں، بلکہ علم، تیاری، اتحاد اور قانونی راستوں کے ذریعے ان کا سامنا کرنا ہے۔ گرم ہوا کا سکندر اسی لیے یاد رہ جاتا ہے کہ وہ مایوسی اور کنارہ کشی کے بجائے اجتماعی جدوجہد کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو بھی اپنے مسائل کو قومی مسائل سے الگ سمجھنے کے بجائے انصاف، روزگار، تعلیم، انتخابی شفافیت اور مساوی مواقع کی مشترکہ جدوجہد میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہر احتجاج میں شامل ہونا ضروری نہیں، لیکن درست مطالبات کی حمایت، ناانصافی کے خلاف پُرامن آواز اور ملک کے مستقبل کی تشکیل میں شرکت جمہوری شہری ہونے کا تقاضا ہے۔ وطن سے وابستگی صرف نعروں یا جذبات کے اظہار سے ثابت نہیں ہوتی؛ یہ ملک کی بہتری، انصاف کے قیام اور مشترکہ مستقبل کی تعمیر میں عملی حصہ لینے سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حقیقی کامیابی: اطاعت و بندگی اور دعا میں پوشیدہ

درس قرآن کی ۲۰۰ نشستوں اور سورۂ بقرہ کی تکمیل، مولانا مفتی حافظ محمد وجیہ اللہ سبحانی نقشبندی کا خطاب

حیدرآباد۔ 19/اکتوبر (راست)۔ اللہ جل مجدہٗ نے اس آیۂ مبارکہ میں اپنی کامل بادشاہت، اپنے وسیع علم اور انسان کی جواب دہی کو بیان فرمایا ہے۔ یعنی کائنات کی ہر شیء اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور انسان کے ظاہر و باطن کی کوئی کیفیت اس کے علم سے پوشیدہ نہیں۔ معلوم ہوا کہ انسان کو اپنے ظاہری اعمال کے ساتھ اپنی نیتوں، ارادوں اور قلبی کیفیات کی اصلاح بھی کرنی چاہیے۔ تاہم دل میں بے اختیار آنے والے خیالات پر مؤاخذہ نہیں، جب تک انسان انہیں اختیار کرکے قول یا عمل کی صورت نہ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: ۱)۔ یہ آیت احساس دلاتی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک محض ظاہری نیکی کافی نہیں، بلکہ اخلاص اور نیت کی پاکیزگی بھی اہم ہے۔ مال، علم، منصب اور صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ امانتیں ہیں، جن کے استعمال میں دیانت اور عدل ضروری ہے۔ اس آیت کا بنیادی درس یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے محاسبے سے غافل نہ ہو، اپنے فرائض اور حقوق کی ادائیگی میں دیانت اختیار کرے اور گناہوں سے بچنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کا امیدوار بھی رہے۔ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم)۔ ان خیالات کا اظہار مفسر قرآن ہادئ ملت حضرت علامہ الحاج مفتی حافظ محمد وجیہ اللہ سبحانی نظامی نقشبندی قادری چشتی، جنرل سکریٹری مفتی محمد رحیم الدین میموریل سوسائٹی و امام جامع مسجد محبوبیہ ریاست نگر مارکٹ نے ۱۸/ اکٹوبر ۲۰۲۶ء بروز اتوار بعد مغرب الانصار فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جامع مسجد محبوبیہ ریاست نگر مارکٹ میں ہفتہ واری درس قرآن کی ۲۰۰ ویں نشست میں سورۂ بقرہ کی آیت ۲۸۴ پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ قاری محمد تراب علی قریشی نائب امام جامع محبوبیہ کی قرأت اور غلام شاکر صدیقی کی نعت سے درس کا آغاز ہوا۔ کلام کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے مفتی صاحب نے سورۂ بقرہ کی آیت ۲۸۵ کے حوالہ سے بتایا کہ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اہل ایمان کے پختہ عقیدے اور کامل تسلیم و رضا کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر ایمان رکھنا اسلامی عقیدے کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔ رسولوں میں تفریق نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی رسول کی رسالت کا انکار نہ کیا جائے، اگرچہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ آیت کے الفاظ ''سمعنا واطعنا''

مومن کے عملی کردار کی بنیاد ہیں۔ حقیقی ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کو قبول کرے، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی کرے اور اپنی خواہشات کو شریعت کے تابع رکھے۔ محض احکام کا علم حاصل کر لینا کافی نہیں، بلکہ ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آیت کے اختتام پر مغفرت کی درخواست اور آخرت کی طرف واپسی کا اقرار بندے کو عاجزی، توبہ اور جواب دہی کا احساس دلاتا ہے۔ اس طرح ایمان انسان کے عقیدے کے ساتھ اس کے اخلاق اور عملی زندگی کی اصلاح کا ذریعہ بنتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم)۔ مفتی صاحب نے آیت ۲۸۶ کے بارے میں کہا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت، شریعت کی آسانی اور انسانی ذمہ داری کے بنیادی اصول بیان ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت انسان کو اس کی استطاعت کے مطابق مکلف و پابند کرتا ہے، جبکہ ہر شخص اپنے اختیار سے کیے گئے اعمال کے لیے جواب دہ ہے۔ بھول، خطا اور ناقابل برداشت بوجھ سے حفاظت کی دعا انسان کی عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اعتماد کو ظاہر کرتی ہے۔ البتہ کسی معاملے میں گناہ معاف ہونے کے باوجود اگر دوسرے انسان کا حق متاثر ہوا ہو تو اس کی ادائیگی یا تلافی ضروری ہوسکتی ہے۔ عفو، مغفرت اور رحمت کی درخواست کے ذریعے بندے کو توبہ، اصلاح اور اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسی طرح مدد و نصرت کی دعا حق پر ثابت قدم رہنے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کا درس دیتی ہے۔ اس آیت کا تقاضا ہے کہ مسلمان اپنی ذمہ داریاں ادا کرے، مشکلات میں صبر و دعا سے کام لے، دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ شریعت کی عطا کردہ آسانیوں سے فائدہ اٹھانا بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنے میں شامل ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الایمان)۔ مفسر قرآن نے درس قرآن کی ۲۰۰ ویں نشست کے اختتامی کلمات میں کہا کہ ان تینوں آیات (۲۸۴ تا ۲۸۶) کا مرکزی پیغام یہ ہے ایمان کو اخلاص، اطاعت اور جواب دہی کے شعور سے مضبوط کیا جائے، اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کی جائے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت، رحمت اور مدد طلب کی جائے۔ پہلی آیت محاسبہ اعمال، دوسری آیت ایمان و اطاعت، جبکہ تیسری آیت اللہ تعالیٰ کی رحمت، شریعت کی آسانی اور دعا کی جامع تعلیم پیش کرتی ہے۔ حدیث شریف میں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت یوں بیان ہوئی کہ جو شخص انہیں رات میں پڑھتا ہے، وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔ نگران نشست مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی خطیب جامع مسجد محبوبیہ ریاست نگر و بانی الانصار فاؤنڈیشن نے مفسر قرآن مفتی الحاج حافظ محمد وجیہ اللہ سبحانی نظامی نقشبندی قادری چشتی کو درسِ قرآن کی ۲۰۰ نشستوں کی تکمیل اور سورۂ بقرہ کے درس کی کامیاب تکمیل پر دلی مبارک بادپیش کی اور مفتی صاحب کی قرآنی، علمی اور دینی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ تسلسل اور پابندی کے ساتھ درس قرآن کا انعقاد اور عوام کو قرآن مجید کی تعلیمات سے روشناس کرانا ایک قابل قدر دینی خدمت ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ بابرکت سلسلہ عوام میں قرآن فہمی کے فروغ اور دینی شعور کی بیداری میں مزید مؤثر ثابت ہوگا۔ مولانا نے مفتی صاحب کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں مزید دینی و علمی خدمات انجام دینے کی توفیق بخشے۔ مولانا محمد فضل اللہ نورانی نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کرکے جذباتِ خیرسگالی کا اظہار کیا۔ جناب سید معراج کی جانب سے شرکائے نشست کی تواضع کا انتظام کیا گیا۔ اس موقع پر عوام الناس کی کثیر تعداد شریک تھی۔

گینگسٹر لارنس بشنوئی سے اب تک پوچھ گچھ کیوں نہیں؟ بشنوئی بی جے پی کا کون لگتا ہے؟ ہریش وردھن سپکال

حکومت کی سرپرستی کے بغیر احمد آباد کی جیل سے بشنوئی گینگ نہیں چل سکتا، کھوکھلے اعلانات نہیں، ہمت ہے تو بشنوئی کو گرفتار کرکے ممبئی لائیں!

ممبئی: ۱۹/اکتوبر (پریس ریلیز): فلم اداکار ٹائیگر شراف پر فائرنگ کے واقعے نے ایک بار پھر ریاست میں قانون و انتظام کی قلعی کھول دی ہے۔ اگر ممبئی جیسے بڑے شہر میں دن دہاڑے کسی اداکار پر فائرنگ ہوتی ہے تو کیا پولیس انتظامیہ سو رہی ہے؟ بتایا جا رہا ہے کہ یہ حملہ لارنس بشنوئی گینگ نے کیا ہے، لیکن یہ گینگسٹر گجرات کی جیل میں بند ہے۔ اگر جیل میں رہتے ہوئے بھی وہ اس طرح کی وارداتیں انجام دے رہا ہے تو یہ حکومت کی سرپرستی کے بغیر ممکن نہیں۔ کانگریس کے ریاستی صدر ہریش وردھن سپکال نے چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو کھوکھلے اعلانات کرنے کے بجائے بشنوئی کو گرفتار کرکے ممبئی لانے، اس سے پوچھ گچھ کرنے اور اس کے خلاف مقدمہ چلانے کی ہمت دکھانی چاہیے۔ ریاست میں قانون و انتظام کی صورت حال پر بات کرتے ہوئے ہریش وردھن سپکال نے مزید کہا کہ ممبئی پولیس کا دبدبہ اور اس کی ساکھ اب تاریخ بن چکی ہے۔ پولیس کی دھونس اب صرف اپوزیشن پارٹیوں کے رہنماؤں اور طلبہ کے خلاف کارروائی کرنے تک محدود رہ گئی ہے۔ مجرموں کے دلوں میں پولیس کا کوئی خوف نہیں رہا۔ صرف ممبئی ہی نہیں، بلکہ پونے، تھانے اور ناگپور میں بھی کھلے عام جرائم ہو رہے ہیں، لیکن وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس کچھ نہیں کر پا رہے ہیں۔ وہ مہاراشٹر کی تاریخ کے سب سے غیر فعال وزیر داخلہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیر بابا صدیقی کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا، اداکار سلمان خان کے گھر پر حملہ ہوا اور فلم ساز روہت شیٹی کے گھر پر بھی حملہ کیا گیا۔ ان تمام واقعات میں بشنوئی گینگ کا ہاتھ ہونے کی بات سامنے آئی تھی۔ اس کے باوجود اب تک اس مافیا سے پوچھ گچھ کیوں نہیں کی گئی؟ مہاراشٹر پولیس کے ہاتھ کس نے باندھ رکھے ہیں؟ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ مرکزی

وزیر داخلہ امیت شاہ کی وزارت داخلہ کی جانب سے اگست 2023 میں جاری کیے گئے ایک حکم کے مطابق، ضابطۂ فوجداری (سی آر پی سی) کی دفعہ 268 کا استعمال کرتے ہوئے لارنس بشنوئی کو قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ اس شق کے تحت کسی بھی ریاست کی پولیس لارنس بشنوئی کو پوچھ گچھ کے لیے گجرات سے باہر نہیں لے جا سکتی۔ اس حکم کی ہر سال ایک سال کی مدت کے لیے تجدید کی جاتی ہے۔ سپکال کے مطابق، اسی وجہ سے بشنوئی کو تحفظ مل رہا ہے اور وہ جیل میں بیٹھ کر لوگوں کا قتل کروا رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مہاراشٹر حکومت کو مرکزی حکومت کی جانب سے اسے دیا گیا یہ قانونی تحفظ واپس لینے کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ سپکال نے کہا کہ وزیر اعلیٰ فڑنویس کہتے ہیں کہ بشنوئی کے آقا کے خلاف کارروائی کریں گے، لیکن عوام اس طرح کی کھوکھلی دھمکیاں پہلے بھی کئی بار سن چکے ہیں۔ احمد آباد کی جیل سے بشنوئی گینگ چل رہا ہے اور اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی، آخر یہ معاملہ کیا ہے؟ آسام پولیس دہلی جا کر اپوزیشن پارٹی کے ایک رہنما کو گرفتار کر سکتی ہے۔ آسام پولیس گجرات جا کر اپوزیشن کے ایک رکن اسمبلی کو گرفتار کر سکتی ہے۔ بہار میں زیرو ایف آئی آر درج کرکے ممبئی کے واقعے کی سی بی آئی تحقیقات کرائی جا سکتی ہیں، تو پھر احمد آباد کی جیل میں بند بشنوئی سے پوچھ گچھ کیوں نہیں کی جاتی؟ ہریش وردھن سپکال نے کہا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو اس کا جواب دینا چاہیے۔ سپکال نے کہا کہ فڑنویس حکومت پہلے ہی ریاست میں قانون و انتظام کی دھجیاں اڑا چکی ہے۔ دوسروں کی غلطیاں نکالنے سے پہلے دیویندر فڑنویس کو اپنی حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہیے اور اس کے بعد بیان دینا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس نے پولیس کو صرف 'وصولی' کرنے اور اپوزیشن پارٹیوں کے رہنماؤں کے خلاف کارروائی کرنے کا کام سونپ رکھا ہے۔ بلڈھانہ ضلع کے کانگریس کے سابق رکن اسمبلی راہل بوندری نے بی جے پی میں شمولیت اختیار نہیں کی، اس لیے اب ان کے خلاف پولیس تحقیقات کا شکنجہ کس دیا گیا ہے۔ سپکال نے کہا کہ مہایوتی حکومت میں گینگسٹروں، ان کے سرپرستوں، 'کھوکے بازوں'، منشیات مافیا اور ریت مافیا کے خلاف کارروائی کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ ایسی حکومت کو اقتدار کی کرسی چھوڑ دینی چاہیے۔

اکولہ، شاہ بابو ہائی اسکول و جونیئر کالج میں، سر سید ڈے، کا انعقاد۔ دس ہزار روپیے کی اسکالر شپ تقسیم

اکولہ: ۱۹/اکتوبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) شاہ بابو ایجوکیشن سوسائٹی پاتور کے زیرانتظام شاہ بابو ہائی اسکول و جونیئر کالج آکولہ میں مورخہ 17 اکتوبر 2026 کو عظیم مصلح قوم سرسید احمد خان کی یاد میں سرسید ڈے منایا گیا۔ تقریب کی صدارت سوسائٹی کے صدر سید برہان نے کی جبکہ بطور مہمانان خصوصی منظور۔ ندیم (آکولہ)، شارق الرحمن جاگیردار (پاتور)، نعیم فراز صاحب (آکولہ) وغیرہ موجود تھے۔ ابتدائی کلمات پیش کرتے ہوئے سوسائٹی کے سیکرٹری سید اسحاق راہی نے تقریب کی غرض و غایت بیان کی ساتھ ہی سرسید احمد خان کی ادبی اور علمی خدمات کا تذکرہ کیا۔ تقریب کے آغاز میں ٹیسٹ اول میں منتخبہ جماعت دہم کے ٹاپ ٹین طلباء و طالبات کیلئے فائنل ٹیسٹ منعقد کیا گیا جس میں 25 اسکولوں سے 265 طلبہ نے شرکت کی۔ اس فائنل ٹیسٹ میں صدف الماس سید حفیظ (شاہ بابو ہائی اسکول پاتور) نے اول مقام حاصل کیا جبکہ شاہ فاطمہ شیخ سرفراز (مسلم ہائی اسکول آکولہ) نے دوم مقام اور ساریہ صدف سید صادق علی (شاہ بابو ہائی اسکول آکولہ) نے سوم مقام حاصل کیا۔ اس طرح ٹاپ ٹین طلبہ میں فی کس ایک ہزار اس طرح کل دس ہزار روپے کی اسکالر شپ تقسیم کی گئی۔ سات طلبہ کو ترغیبی انعامات سے نوازا گیا۔ صدر تقریب اور مہمانان خصوصی نے اس اقدام کی ستائش کرتے ہوئے مسرت کا اظہار کیا۔ تقریب کی نظامت ناصر خان نے کی جبکہ پرنسپل روبینہ سید کے اظہار تشکر پر تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔ مذکورہ تقریب میں ادارے کے تمام اساتذہ۔ اطراف کی اسکولوں سے آءے اساتذہ اور سرپرست حضرات کثیر تعداد میں موجود تھے۔ تقریب کی کامیابی کیلئے تمام اساتذہ نے تعاون کیا۔

دارالعلوم غریب نواز ناندیڑ میں مقابلۂ حدیث کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ ۱۹/اکتوبر (راست): شہر ناندیڑ میں واقع اہل سنت و جماعت کی عظیم درسگاہ دارالعلوم غریب نواز میں ہر ماہ کی طرح اس ماہ بھی ۶/ جمادی الاولیٰ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء طلبائے دارالعلوم کے مابین ایک انعامی مقابلہ بنام'' حفظ حدیث اربعین'' کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو ترغیبی اسناد و انعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر دارالعلوم کے مؤقر استاد حضرت مفتی عرفانی امجدی مصباحی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے حصول حدیث کی اہمیت و فضیلت کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا۔ انہوں نے طلبہ کو علم حدیث کی عظمت سے آگاہ کرتے ہوئے اس مقدس علم کے حصول کو اپنے لیے باعث فخر سمجھنے کی ترغیب دی۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہا کہ اے طالبان علوم نبوت تمہیں احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں تم اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہو، تم جس راستے پر چل رہے ہو وہ رسول اللہ کا راستہ ہے، کوئی دنیا دار کسی دنیاوی تعلیم یافتہ کے لیے سرخ قالینیں بچھاتا ہوگا لیکن تم وہ ہو جس کے لیے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں تم بہت بلند ہو۔ اس لیے اپنے اندر اعتماد پیدا کرو اور اپنے اس انتخاب پر فخر کرو، احساس کمتری کو اپنے قریب بھی مت آنے دو۔ قبل ازیں مقابلے کا آغاز حافظ محمد ریحان بن عثمان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہ دارالعلوم کے متعلم محمد زبیر عالم نے بارگاہ نبوت میں نعت کا نظرانہ پیش کیا، اس کے بعد حضرت مولانا جان محمد مصباحی صاحب نے باضابطہ طلبا کو یکے بعد دیگرے مقابلہ کے لئے مدعو کیا۔ فیصل کے فرائض حضرت مولانا محمد رفیق برکاتی، حضرت مولانا عبدالحمید امجدی (خطیب و امام نوری مسجد اشرف نگر) اور حضرت مولانا محمد اشفاق رضوی (خطیب و امام مسجد یک خانہ) صاحبان نے انجام دیا۔ آخیر میں حضرت مفتی منشاد احمد مصباحی صاحب نے کامیاب طلبا میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم عین الحق بن زین الحق، یو۔ پی۔ دوم محمد فیضان بن محمد عالم یو۔ پی۔ اور سوم عبد الحلیم بن فہیم الدین یو۔ پی۔ کے ناموں کا اعلان فرما کر حضرت مولانا عبد الحمید امجدی، مولانا اشفاق اور مفتی عرفانی صاحبان کے دستہائے مبارک سے اسناد و انعامات کی تقسیم فرمائی۔ محفل کا اختتام صلاۃ و سلام اور مفتی صاحب قبلہ کی دعا پر ہوا۔ اس موقع پر جملہ اساتذہ و طلبا، کمیٹی ممبران اور دیگر سامعین موجود تھے۔ اس طرح کا پریس نوٹ حضرت مولانا رفیق صاحب مصباحی نے جاری کیا۔

دکن میں نعتیہ شاعری پر قومی سمینار، مقالے مطلوب

نظام آباد: ۱۹/اکتوبر (راست) شعبۂ اردو، گرراج گورنمنٹ ڈگری کالج (خودمختار)، نظام آباد کے زیرِ اہتمام اور فیبر اسوسی ایٹس، حیدرآباد کے اشتراک سے ''دکن میں نعتیہ شاعری: روایت، رجحانات اور امکانات'' کے موضوع پر 2 دسمبر 2026ء کو ایک روزہ قومی سمینار منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس سمینار کا مقصد دکن میں اردو، عربی و فارسی زبانوں میں نعتیہ شاعری کی ادبی و فکری روایت، اس کے تاریخی ارتقا اور عصری رجحانات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لینا ہے۔ اس ضمن میں جامعات، کالجوں، تحقیقی اداروں اور ادبی حلقوں سے وابستہ اساتذہ، محققین، ناقدین اور ریسرچ اسکالرز سے معیاری تحقیقی مقالات اردو میں مطلوب ہیں۔ مقالوں کے لیے اہم موضوعات میں دکن میں نعتیہ شاعری کا آغاز و ارتقا، صوفیانہ روایات اور عشقِ رسول ﷺ کا تصور، قطب شاہی اور آصف جاہی ادوار کی نعتیہ شاعری، سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلو، کلاسیکی و جدید شعری رجحانات، خواتین اور غیر مسلم شعرا کی نعت گوئی، اردو صحافت، ڈیجیٹل میڈیا اور نعتیہ ادب کے فروغ میں مصنوعی ذہانت (AI) کے امکانات شامل ہیں۔ سمینار کے مرکزی موضوع سے متعلق دیگر معیاری تحقیقی مقالات بھی قبول کیے جائیں گے۔ مقالہ اصل، غیر مطبوعہ اور تحقیقی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ منتخب معیاری مقالات کو کتابی مجموعے کی شکل میں ISBN کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔ مقالہ ارسال کرنے کی آخری تاریخ 10 نومبر 2026ء ہے، جبکہ رجسٹریشن فیس ایک ہزار روپے (1000) مقرر کی گئی ہے۔ تمام رجسٹرڈ شرکاء کو سیمنار کے مقالوں کی کتاب دی جائے گی۔ مقالے درج ذیل ای میل پتے پر ارسال کیے جاسکتے ہیں: urduseminarggc@gmail.com، fabar4you@gmail.com

مزید معلومات کے لیے 9948011372, 9032316770، یا 8919564314 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

رجسٹریشن لنک: https://forms.gle/nN4rYS8b6hWqzStd8

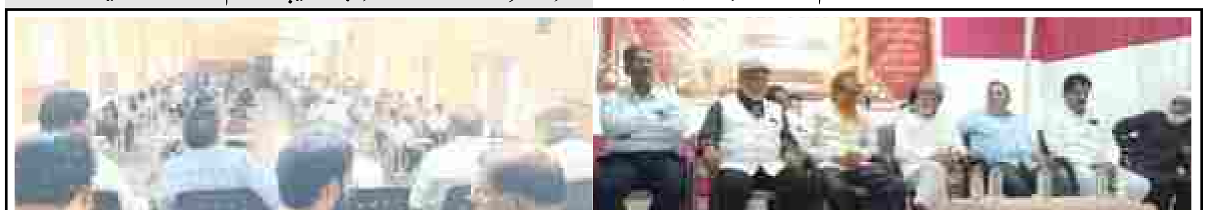

ناندیڑ: ۱۹/اکتوبر (راست): شہر ناندیڑ کے معروف تعلیمی ادارے پرتبھا نکیتن مہاودیالیہ (پی این کالج) کے شعبۂ اردو کے زیرِ اہتمام، ادبی تنظیم ''رنگِ سخن'' اور ''اسماک پبلیکیشنز، ناندیڑ'' کے باہمی اشتراک سے ایک باوقار محفلِ مشاعرہ اور علمی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ ادبی تقریب آج بتاریخ 19/ اکتوبر 2026ء، بروز پیر، صبح ٹھیک 11/ بجے کالج کے آڈیٹوریم ہال (وزیر آباد روڈ، ناندیڑ) میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت طنز و مزاح کے معروف شاعر تمیز احمد پرواز صاحب نے فرمائی، جبکہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ناندیڑ کے کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ ''ورقِ تازہ'' کے مدیرِ اعلیٰ جناب محمد تقی صاحب موجود تھے۔ اس موقع پر جناب محمد تقی صاحب نے ''اردو صحافت کی موجودہ صورت حال'' اس موضوع پر ایک خصوصی اور معلوماتی لیکچر بھی دیا، جس میں انھوں نے اردو صحافت کی تاریخ، عصرِ حاضر کے تقاضوں اور چیلنجز پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ (مشاعرے کی تفصیلی رپورتاژ آئندہ شمارے میں شائع ہوگی۔)

’نئی نویلی‘ ہندی سامعین میں جنون دکھاتا ہے، جمعہ کو سامعین کا نمبر ایک انتخاب بن گیا

ممبئی: ۱۹/اکتوبر (ایم ملک) نئی نویلی ہندی سامعین کے درمیان ایک اعلیٰ انتخاب کے طور پر ابھری ہے، جس نے ریلیز کے پہلے دن 4.6 کروڑ GBOC کما کر ہندی فلموں میں نمبر ون پوزیشن حاصل کی۔ یامی گوتم دھر کی اداکاری والی یہ فلم فنتاسی، مزاح، لوک داستان اور مسالہ تفریح کا حسین امتزاج ہے، یہی وجہ ہے کہ اسے تمام انواع کے ناظرین کی جانب سے خوب پذیرائی مل رہی ہے۔ یہ کہنا محفوظ ہے کہ یہ فلم ہفتے کے آخر میں ایک بہترین پیشکش کے طور پر ابھری ہے۔ یامی گوتم دھر نے اداکاری کی، 'نئی نویلی' ہندوستان کی اپنی فنتاسی تفریحی فلم ہے، جس میں اداکارہ کو پہلے کبھی نہ دیکھے گئے اوتار میں دکھایا گیا ہے۔ فلم کی کہانی لوک داستانوں کو غیر متوقع موڑ، منفرد کرداروں اور کافی تفریح کے ساتھ ملاتی ہے۔ فلم میں اچھے اور برے کے درمیان ایک طاقتور جنگ کی عکاسی کی گئی ہے، جس میں شاندار پرفارمنس کا نشان لگایا گیا ہے، یامی ایک منفرد اور اختراعی اوتار میں ہیں۔ ایک پُرجوش جوڑ والی کاسٹ کے ساتھ، فلم مزاح، ڈرامے اور تفریح کا ایک خوبصورت اور تازہ امتزاج پیش کرتی ہے۔ ریلیز کے پہلے دن تھیٹرز میں زبردست افتتاحی پرفارمنس کے ساتھ، اور سامعین نے اپنی منفرد اور منفرد کہانی اور دل لگی پرفارمنس کا جواب دیا، نئی نویلی باکس آفس پر ایک مضبوط ویک اینڈ کے لیے تیار ہے۔ دنیا بھر کے شائقین کو اپنی گرفت میں لے کر، فلم نے پہلے ہی اس شاندار آغاز کے ساتھ ایک مضبوط آغاز کیا ہے۔ اس فلم کی ہدایات بالاجی موہن نے دی ہیں، اور اسے ہمانشو شرما اور دیویا ندھی شرما نے لکھا ہے۔ آدیناتھ ایم کوٹھارے، انوراگ ٹھاکر، سنیتا راجوار، میتا وشیشٹ، آدتیہ کلشریستھا، سشمیتا مکھرجی، اور پرتیک پچوری نے بھی اہم کردار ادا کیے ہیں۔

روٹی بینک اکولہ کے میڈیکل کیمپ میں 350 سے زائد مریضوں کا معائنہ، 70 مریض آپریشن کے لئے منتخب

اکولہ: 19 اکتوبر 2026ء: (راست): اکولہ شہر کی مشہور و معروف تنظیم روٹی بینک (فلائنگ کلرس ایجوکیشن فاؤنڈیشن) کی جانب سے اتوار، 18 اکتوبر کو شاہ بابو اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج، حمزہ پلاٹ، اکولہ میں منعقدہ میڈیکل کیمپ سے 350 سے زائد مریضوں نے طبی خدمات سے استفادہ کیا۔ اس کیمپ میں اکولہ سمیت دیگر شہروں سے بھی مریض طبی معائنے اور علاج کے لیے پہنچے۔ کیمپ میں ماہر ڈاکٹروں نے تمام مریضوں کا مفت طبی معائنہ کیا۔ ضرورت مند مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔ اس کے علاوہ شوگر کی جانچ اور ای سی جی بھی مفت کی گئی، جبکہ ضرورت مند مریضوں کو محض 50 روپے میں چشمے فراہم کئے گئے۔ کیمپ کے دوران موتیا بند اور دیگر بیماریوں کے آپریشن کے لئے مریضوں کا انتخاب کیا گیا۔ روٹی بینک کی جانب سے ان مریضوں کے آپریشن مفت یا کم سے

کم اخراجات پر کروانے کا انتظام کیا جائے گا۔ اس کیمپ میں ڈاکٹر مرتضیٰ حسین (ماہرِ امراضِ چشم)، ڈاکٹر حذیفہ خان (سرجن)، ڈاکٹر عائشہ خان (ایم ڈی میڈیسن)، ڈاکٹر فیصل خان (ماہرِ امراضِ سینہ)، ڈاکٹر چوہان، ڈاکٹر عالیہ نوشاد خان اور آپٹومیٹرسٹ فیاض خان نے اپنی خدمات پیش کیں۔ ڈاکٹروں اور میڈیکل ٹیم کے تعاون سے مریضوں کو ضروری طبی مشورے اور صحت کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ روٹی بینک کے اراکین نے اس پروگرام کے انعقاد میں تعاون کرنے پر شاہ بابو ایجوکیشن سوسائٹی کے سی ای او جناب سید اسحاق راہی صاحب اور ہیڈ مسٹریس روبینہ میڈم کا شکریہ ادا کیا۔ ان کے تعاون سے کیمپ کے انعقاد میں اہم مدد حاصل ہوئی۔ ادارے کے صدر ڈاکٹر زبیر ندیم اور سکریٹری ڈاکٹر مجاہد احمد نے کیمپ کو کامیاب بنانے میں تعاون کرنے والے تمام ڈاکٹروں، معاونین اور اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ روٹی بینک کا مقصد غریب اور ضرورت مند افراد تک طبی سہولیات پہنچانا اور ایسے مریضوں کی مدد کرنا ہے جو مالی مشکلات کی وجہ سے علاج سے محروم رہ جاتے ہیں۔ روٹی بینک اکولہ (فلائنگ کلرس ایجوکیشن فاؤنڈیشن) کی یہ پہل ضرورت مند افراد کو طبی سہولیات فراہم کرنے اور معاشرے میں خدمتِ خلق کے جذبے کو فروغ دینے کی سمت ایک اہم قدم ثابت ہوئی۔ اس میڈیکل کیمپ کو کامیاب بنانے میں تنظیم کے صدر ڈاکٹر زبیر ندیم، سکریٹری ڈاکٹر مجاہد احمد، ریاض خان، سمیر خان، محسن علی، راحیل افسر، محمد سمیع محمد طلحہ، توفیق پٹھان، محمد توحید، محمد فہیم اور شاہ بابو اسکول کے اساتذہ و طلبہ نے بھرپور کوششیں کیں۔

بھیونڈی میں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام سچا رتن ایوارڈ 2026 کی شاندار تقریب

بھیونڈی: ۱۹/اکتوبر (شارف انصاری): - سابق صدرِ جمہوریہ اور بھارت رتن ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یومِ پیدائش کی مناسبت سے بھیونڈی میں منعقد ''ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام سچا رتن ایوارڈ 2026'' سیزن ٹو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ شہر کے نوجوان صحافی اور سماجی کارکن یوسف منصوری کے زیرِ اہتمام 15 اکتوبر، جمعرات کی شام چیلنج گراؤنڈ، گوکل نگر میں منعقدہ اس پروقار تقریب میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو اعزازات سے نوازا گیا۔ سیاسی، سماجی، تعلیمی اور پولیس انتظامیہ سے وابستہ اہم شخصیات کی شرکت تقریب کا نمایاں پہلو رہی۔ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے مہاراشٹر اقلیتی کمیشن کے نائب صدر اور وزیرِ مملکت کا درجہ رکھنے والے چیتن کھیراج دیدھیا نے شرکت کی۔ انہوں نے اعزاز یافتگان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا۔ بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن، بھیونڈی کے سینئر پولیس انسپکٹر وکرم موہتے کی خصوصی شرکت نے بھی تقریب کی اہمیت میں اضافہ کیا، خصوصاً نشے سے پاک معاشرے کی تشکیل کے سماجی پیغام کو مزید تقویت ملی۔ دیگر معزز مہمانوں میں آل انڈیا سنے ورکر ایسوسی ایشن کے قومی بانی صدر ڈاکٹر گورکش دھوترے، شیوسینا (شندے گروپ) کے کوکن رابطہ سربراہ سرفراز احمد، تھانے میونسپل کارپوریشن کی کارپوریٹر مرضیہ شانو پٹھان، معروف سماجی کارکن عبداللطیف بابا، ممبرا کے کارپوریٹر عبدالمنان شیخ، ڈاکٹر عفان خان اور ڈاکٹر محمد مقیم جامعی سمیت متعدد شخصیات موجود تھیں۔ اس موقع پر فائر بریگیڈ، فوج، طب، تعلیم، سیاست، سماجی خدمات، صحافت، تجارت،

قانون، سیکیورٹی اور دیگر شعبوں میں قابل قدر خدمات انجام دینے والے افراد کی پذیرائی کی گئی۔ فائر بریگیڈ کے شعبے میں نتن چوہان اور سب اسٹیشن آفیسر گرو چرن پڈورے کو بیسٹ فائر آفیسر ایوارڈ دیا گیا، جبکہ ڈانڈیکرواڑی پوسٹ آفس کے وشنو سیتارام پاٹل کو بیسٹ پوسٹ مین کے اعزاز سے نوازا گیا۔ سابق فوجی اور این ایس جی کے سابق بلیک کیٹ کمانڈو اجیت چندر ہنس جادھو نیز بھارتی فوج کے سابق اہلکار پھول سنگھ منوہر سنگھ سولنکی کی خدمات کا بھی اعتراف کیا گیا۔ طبی میدان میں ڈاکٹر کامران مومن، ڈاکٹر سپریا اوری، ڈاکٹر یاسمین محمد شریف انصاری، امپا لیڈیز ونگ کی صدر ڈاکٹر عشرت نصر الدین مومن اور ڈاکٹر عمران حدیث انصاری کو بیسٹ ڈاکٹر ایوارڈ پیش کیے گئے۔ تجارتی شعبے میں بھارت ڈھابہ کے مالک محمد علی اور ویراج کنسٹرکشن کے پروپرائٹر امیش اننتا سوناونے کو اعزازات سے نوازا گیا۔ سیاسی میدان میں ایم آئی ایم ممبئی کے جوائنٹ سکریٹری و ترجمان روش مومن اور کانگریس پارٹی کے اقلیتی شعبے کے قومی سکریٹری اقبال احمد صدیقی کو ایوارڈ پیش کیے گئے۔ تعلیمی خدمات کے اعتراف میں بھیونڈی میونسپل کارپوریشن اسکول نمبر 20 کی معلمہ شیخ تبسم جاوید، صلاح الدین ایوبی اسکول کی انچارج ہیڈ مسٹریس خان قمر جہاں آفتاب اور سویم سدھی کالج کی معلمہ انصاری کبریٰ شہباز احمد کو بیسٹ ٹیچر ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ سماجی خدمات کے شعبے میں تیجس پاٹل اور دکنی مسلم سماج کے صدر عمران عثمان شیخ کو اعزازات دیے گئے، جبکہ ہیومن ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن کے صدر عبدالجبار شیخ کو بیسٹ این جی او ایوارڈ پیش کیا گیا۔ صحافت کے میدان میں روزنامہ نو بھارت ٹائمز کے بھیونڈی نامہ نگار وجے کمار سنگھ کو بیسٹ جرنلسٹ ایوارڈ دیا گیا۔ قانونی شعبے میں ممبئی ہائی کورٹ کی ایڈووکیٹ خدیجہ خان اور ایڈووکیٹ افروز مومن کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں اعزازات سے نوازا گیا۔ بیسٹ انفلوئنسر کا ایوارڈ براڈ کاسٹر اور کانٹینٹ کریئیٹر فرح شیخ کے حصے میں آیا، جبکہ مہاراشٹر سیکیورٹی فورس کے رگھوناتھ یشونت پالکر اور مرنالی رام چندر پاٹل کو بیسٹ سیکیورٹی آفیسر ایوارڈ دیا گیا۔

پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونلڈ ٹسک 21 سے 23 اکتوبر تک بھارت کا دورہ کریں گے

نئی دہلی۔ 19/اکتوبر۔ ایم این این۔ وزارت خارجہ نے پیر کو بتایا کہ پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونلڈ ٹسک، وزیر اعظم نریندر مودی کی دعوت پر 21 سے 23 اکتوبر تک بھارت کا دورہ کریں گے۔ اس دورے کے دوران دونوں رہنما دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیں گے اور باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ حکومت کی جانب سے جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، ڈونلڈ ٹسک کے ہمراہ پولینڈ کے وزیر خزانہ و اقتصادیات آندریج ڈوماںسکی اور ایک بڑا کاروباری وفد بھی ہوگا۔ دورے کے دوران، ڈونلڈ ٹسک 22 اکتوبر کو نئی دہلی میں وزیر اعظم مودی کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کریں گے۔ ان مذاکرات میں بھارت اور پولینڈ کے تعلقات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جائے گا؛ واضح رہے کہ اگست 2024 میں وزیر اعظم مودی کے دورہ پولینڈ کے دوران ان تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے درجے تک بڑھا دیا گیا تھا۔ وزارت خارجہ کے مطابق، دونوں رہنما باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بھی اپنے خیالات کا تبادلہ کریں گے۔

اتوارہ پولیس کی غیر قانونی ریت مافیا کے خلاف بڑی کاروائی

2 ٹپر اور 1 ٹیمپو سمیت 10 لاکھ 65 ہزار روپے کا سامان ضبط، مقدمات درج

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلا بھ روہن کی ہدایت پر جاری خصوصی مہم کے تحت اتوارہ پولیس اسٹیشن کے جرائم تحقیقاتی دستے نے غیر قانونی ریت کی نقل وحمل کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ قلعہ روڈ اور ایم جی آر گارڈن کے علاقوں میں کی گئی 2 الگ الگ کارروائیوں کے دوران پولیس نے 2 ٹپر اور 1 ٹیمپو ضبط کیا۔ ان گاڑیوں میں غیر قانونی طور پر منتقل کی جانے والی ریت بھی شامل ہے۔ ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت 10 لاکھ 65 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں 4 افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

قلعہ روڈ پر ٹیمپو سے غیر قانونی ریت ضبط

اتوارہ پولیس اسٹیشن کے جرائم تحقیقاتی دستے نے 16 اکتوبر 2026 کو گشت کے دوران قلعہ روڈ، اتوارہ کے علاقے میں ایک سرخ اور سرمئی رنگ کا ٹاٹا کمپنی کا ٹیمپو نمبر MH-48-T-0529 تیز رفتاری سے ناوگھاٹ کی جانب سے صرافہ کی سمت جاتے ہوئے دیکھا۔ پولیس نے فوری طور پر ٹیمپو کو روک کر ڈرائیور سے پوچھ گچھ کی۔ ڈرائیور نے بتایا کہ ٹیمپو میں ریت لدی ہوئی ہے۔ پولیس نے ریت کی نقل وحمل کے لیے ضروری اجازت نامہ اور رائلٹی رسید طلب کی، لیکن ڈرائیور کوئی قانونی دستاویز پیش نہیں کرسکا۔ اس کے بعد گواہوں کی موجودگی میں ٹیمپو کی تلاشی لی گئی، جس میں تقریباً 1 براس غیر قانونی ریت پائی گئی۔

پولیس کے مطابق ٹیمپو ڈرائیور سنیل کشور کامبلے (عمر 32 سال، ساکن چوپالہ، مرگھاٹ، اتوارہ، ناندیڑ) اور گاڑی کے مالک سید اشفاق عرف پہلوان سید نور (عمر 35 سال، ساکن ہولی ناوگھاٹ، اتوارہ، ناندیڑ) مبینہ طور پر باہمی سازش کے تحت فروخت کے مقصد سے غیر قانونی ریت منتقل کر رہے تھے۔ اس کارروائی میں تقریباً 2 لاکھ 50 ہزار روپے مالیت کا ٹیمپو اور 3 ہزار روپے مالیت کی ریت، مجموعی طور پر 2 لاکھ 53 ہزار روپے کا سامان ضبط کیا گیا۔ پولیس اہلکار بالاجی ہنگنکر کی شکایت پر اتوارہ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 345/2026 درج کیا گیا ہے۔ مقدمہ بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 303(2)، 3(5) اور مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 48(7) کے تحت درج کیا گیا ہے۔

ایم جی آر گارڈن کے قریب 2 ٹپر ضبط

دوسری کارروائی کے دوران 16 اکتوبر 2026 کو اتوارہ پولیس کے جرائم تحقیقاتی دستے نے ایم جی آر گارڈن، ناندیڑ کے قریب دیگلور ناکہ سے مالٹیکڑی کی سمت جانے والے سفید اور نارنجی رنگ کے 2 ٹپروں کو روکا۔ ان گاڑیوں کے نمبر MH-42-T-0623 اور MH-04-EL-3267 ہیں۔ پولیس نے دونوں گاڑیوں کے ڈرائیوروں سے ریت کی نقل وحمل کے اجازت نامے اور رائلٹی کی دستاویزات طلب کیں، لیکن دونوں کے پاس کوئی قانونی اجازت نامہ موجود نہیں تھا۔ گاڑیوں کی جانچ کے دوران ہر ٹپر میں تقریباً 2 براس غیر قانونی ریت پائی گئی۔

پولیس کے مطابق پہلے ٹپر کا ڈرائیور اور مالک گری دھر دتہ بھالیراؤ (عمر 37 سال، ساکن گوجے گاؤں، تعلقہ حدگاؤں، ضلع ناندیڑ) ہے، جبکہ دوسرے ٹپر کا ڈرائیور اور مالک گیانیشور جلبا جادھو (عمر 36 سال، ساکن وانگی، ضلع ناندیڑ) ہے۔ دونوں پر الزام ہے کہ وہ سرکاری رائلٹی ادا کیے بغیر فروخت کے مقصد سے غیر قانونی ریت کی نقل وحمل کر رہے تھے۔ اس کارروائی میں 4 لاکھ روپے مالیت کا پہلا ٹپر اور اس میں موجود 6 ہزار روپے کی ریت، جبکہ 4 لاکھ روپے مالیت کا دوسرا ٹپر اور اس میں موجود 6 ہزار روپے کی ریت ضبط کی گئی۔ اس طرح دونوں ٹپروں سمیت ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت 8 لاکھ 12 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں اسرائیل شیخ کی سرکاری شکایت پر اتوارہ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 346/2026 درج کیا گیا ہے۔ ملزمین کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 303(2)، 3(5) اور مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 48(7) کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔

پولیس سپرنٹنڈنٹ کی ہدایت پر کارروائی

یہ کارروائی ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلا بھ روہن کی ہدایت پر پولیس انسپکٹر سدھیشور کیلاّ سے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر جلبا جی گائیکواڑ، پولیس سب انسپکٹر سدھیشور دیشمکھ اور پولیس اہلکار بندو کلندر، بالاجی ہنگنکر، سداشیو کدم، ریوناتھ کورنولے اور ہربریت سنگھ سونی شندے نے حصہ لیا۔ پولیس کی جانب سے ضلع میں غیر قانونی کاروبار اور ریت کی غیر قانونی نقل وحمل کے خلاف کارروائی جاری رکھنے کی اطلاع دی گئی ہے۔

ناندیڑ کے 16 تعلقوں میں 120 مراکز پر رائے دہی ہوگی

23 اکتوبر کے ہفتہ واری بازار 24 اکتوبر کو منعقد کرنے کی ضلع کلکٹر کی ہدایت

پہلی مرتبہ ووٹ ڈالنے والے خصوصی احتیاط برتیں

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے 05 اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب کے دوسالہ انتخابات کے لیے جمعہ 23 اکتوبر 2026 کو ناندیڑ ضلع کے 16 تعلقوں کے شہری اور دیہی علاقوں میں قائم 120 مراکز پر ووٹنگ ہوگی۔ انتخابی عمل کو پرامن، محفوظ اور بلا رکاوٹ انجام دینے کے مقصد سے ضلع کلکٹر اور ضلع مجسٹریٹ راہل کارڈیل نے متعلقہ مراکز کے اطراف منعقد ہونے والے ہفتہ واری بازار بند رکھنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ ریاستی محکمہ مارکیٹنگ کے ڈائریکٹر، پونے کی ہدایات کے مطابق ووٹنگ کے دن ناندیڑ ضلع کے ان 120 مراکز کے اطراف لگنے والے تمام ہفتہ واری بازار بند رہیں گے۔ تاہم، ان بازاروں کو دوسرے دن منعقد کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

23 اکتوبر کے بازار 24 اکتوبر کو لگیں گے

مارکیٹس اینڈ فیئرز ایکٹ 1862 کی دفعہ 5 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ضلع کلکٹر راہل کارڈیل نے ہدایت دی ہے کہ 23 اکتوبر کو لگنے والے متعلقہ تمام ہفتہ واری بازار بند رکھے جائیں اور ان بازاروں کا انعقاد ہفتہ 24 اکتوبر 2026 کو کیا جائے۔ انتظامیہ کے مطابق ووٹنگ مراکز کے اطراف غیر ضروری بھیڑ کو روکنے اور رائے دہندگان کو سہولت فراہم کرنے کے لیے اس حکم پر عمل درآمد ضروری ہے۔

گریجویٹ حلقہ انتخاب میں ووٹ کیسے ڈالیں؟

دریں اثنا، مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے اورنگ آباد ڈویژن گریجویٹ حلقہ انتخاب کے لیے جمعہ 23 اکتوبر کو ووٹنگ ہوگی۔ اس انتخاب میں ووٹ ڈالنے کا طریقہ عام انتخابات سے مختلف ہے۔ یہاں رائے دہندگان کو امیدوار کے نام کے سامنے اپنی پسند کے مطابق ترجیحی نمبر درج کرنا ہوگا۔ انتخابی فیصلہ کن افسر اور ڈویژنل کمشنر جی شری کانت نے رائے دہندگان، بالخصوص پہلی مرتبہ ووٹ ڈالنے والوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ووٹنگ کے طریقہ کار کو اچھی طرح سمجھ کر اپنے ووٹ کا درست استعمال کریں۔

ووٹ ڈالنے کے لیے صرف بنفشی رنگ کا اسکیچ پین استعمال کریں

ووٹ ڈالنے کے لیے انتخابی افسر کی جانب سے بیلٹ پیپر کے ساتھ فراہم کردہ بنفشی رنگ کا اسکیچ پین ہی استعمال کیا جائے۔ کسی دوسرے قلم، پنسل، بال پوائنٹ پین یا تحریر کے کسی اور ذریعے کا استعمال کرنے پر بیلٹ پیپر مسترد ہوسکتا ہے۔ رائے دہندہ کو اپنی پہلی پسند کے امیدوار کے نام کے سامنے ترجیحی نمبر کے خانے میں ہندسہ 1 درج کرنا ضروری ہے۔ یہ نمبر صرف ایک امیدوار کے نام کے سامنے لکھا جائے۔ اس کے بعد رائے دہندہ اپنی پسند کے مطابق دیگر امیدواروں کے ناموں کے سامنے 2، 3، 4 اور اسی ترتیب سے ترجیحی نمبر درج کرسکتا ہے۔ کتنے امیدواروں کو ترجیح دینی ہے، اس کا فیصلہ رائے دہندہ خود کرسکتا ہے۔ پہلی ترجیح درج کرنا لازمی ہے، جبکہ دوسری اور اس کے بعد کی ترجیحات درج کرنا اختیاری ہے۔

بیلٹ پیپر پر نام یا دستخط نہ کریں

انتخابی ہدایات کے مطابق بیلٹ پیپر پر اپنا نام، نام کے ابتدائی حروف یا کوئی دوسرا لفظ نہیں لکھنا چاہیے۔ اس پر دستخط کرنے یا انگوٹھے کا نشان لگانے سے بھی گریز کریں، ورنہ بیلٹ پیپر مسترد ہوسکتا ہے۔ اسی طرح امیدوار کے نام کے سامنے درست ترجیحی نمبر درج کرنے کے بجائے نشانِ تصدیق یا ضرب کا نشان لگانا بھی درست نہیں ہے۔ ترجیح ظاہر کرنے کے لیے صرف ہندسوں کا استعمال کیا جائے۔

ان صورتوں میں ووٹ مسترد ہوسکتا ہے

اگر کسی بھی امیدوار کے سامنے پہلی ترجیح کا نمبر 1 درج نہیں کیا گیا، یا یہی نمبر ایک سے زیادہ امیدواروں کے ناموں کے سامنے لکھا گیا تو بیلٹ پیپر مسترد ہوسکتا ہے۔ اسی طرح اگر نمبر 1 اس انداز میں درج کیا گیا ہو کہ یہ واضح نہ ہو کہ ووٹ کس امیدوار کو دیا گیا ہے، یا ایک ہی امیدوار کے نام کے سامنے 1 کے ساتھ 2، 3 جیسے دوسرے ترجیحی نمبر بھی درج کیے گئے ہوں، تو بھی ووٹ مسترد ہوسکتا ہے۔ ترجیحی نمبر ہندسوں کے بجائے الفاظ میں لکھنے، رائے دہندہ کی شناخت ظاہر کرنے والی کوئی علامت یا تحریر درج کرنے، یا انتخابی افسر کی جانب سے فراہم کردہ بنفشی اسکیچ پین کے بجائے کسی دوسرے ذریعے سے نمبر لکھنے کی صورت میں بھی بیلٹ پیپر ناقابل قبول قرار دیا جاسکتا ہے۔ انتظامیہ نے رائے دہندگان سے اپیل کی ہے کہ وہ ووٹنگ کے دن تمام ہدایات پر عمل کریں اور ترجیحی نمبر درست انداز میں درج کرکے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں۔

خشک سالی کے حالات میں طلبہ سے فیس کی وصولی کے لیے زبردستی نہ کی جائے

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں خشک سالی جیسی صورتحال کے باعث کسانوں اور زرعی مزدوروں کے خاندانوں کو مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر طلبہ کی تعلیم متاثر نہ ہو اور معاشی پریشانیوں کی وجہ سے ان کا تعلیمی نقصان نہ ہو، اس مقصد سے ضلع انتظامیہ نے تمام نجی کوچنگ کلاسز، مسابقتی امتحانات کی تیاری کرانے والے مراکز اور تعلیمی اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ سماجی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسانوں اور زرعی مزدوروں کے خاندانوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ سے فیس کی وصولی کے لیے زبردستی نہ کریں۔ ضلع انتظامیہ نے کہا ہے کہ خشک سالی کے باعث مالی مشکلات سے دوچار خاندانوں کے طلبہ کو فیس ادا کرنے کے لیے بار بار مجبور نہ کیا جائے۔ ایسا کوئی رویہ اختیار نہ کیا جائے جس سے طلبہ ذہنی دباؤ کا شکار ہوں یا ان کی تعلیم میں رکاوٹ پیدا ہو۔ طلبہ کے والدین کی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے فیس کی ادائیگی کے لیے اضافی وقت دینے، قسطوں میں فیس قبول کرنے اور ممکن ہو تو فیس میں رعایت دینے جیسے متبادل طریقوں پر غور کیا جائے۔

ضلع میں غیر قانونی ریت کی نقل وحمل، سویابین کی چوری اور فصل کو آگ لگانے کے واقعات

غیر قانونی شراب فروخت کرنے کے معاملے میں 2/افراد کیخلاف جرم درج

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف پولیس کی کارروائیاں جاری ہیں۔ اسی سلسلے میں پولیس نے غیر قانونی طور پر ریت کی نقل وحمل، کھیت سے سویابین کی فصل چوری کرنے، کھڑی فصل کو آگ لگا کر نقصان پہنچانے اور غیر قانونی شراب فروخت کرنے کے معاملات میں مقدمات درج کیے ہیں۔ اس سلسلے میں ناندیڑ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے 19 اکتوبر 2026 کو پریس نوٹ جاری کیا گیا۔

غیر قانونی ریت کی نقل وحمل کرتے ہوئے ٹاٹا ہائیوا ضبط

ناندیڑ: ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن کی حدود میں کامٹھا خورد جانے والی سڑک پر 18 اکتوبر 2026 کو دوپہر تقریباً 1:30 بجے پولیس نے غیر قانونی طور پر ریت کی نقل وحمل کرنے کا معاملہ بے نقاب کیا۔ پولیس کے مطابق وکی صاحب راؤ کامبلے (عمر 26 سال، ساکن پانگری، ناندیڑ) بغیر اجازت ٹاٹا ہائیوا گاڑی نمبر MH-26-CH-2429 میں 5 براس ریت لے جا رہا تھا۔ اس ریت کی قیمت 25,000 روپے بتائی گئی ہے، جبکہ گاڑی کی قیمت تقریباً 20 لاکھ روپے ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم مبینہ طور پر سرکاری احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ریت کی غیر قانونی فروخت کے مقصد سے اسے منتقل کر رہا تھا۔ اس معاملے میں ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 525/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعہ 223 اور مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 48(7) اور (8) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش پولیس اہلکار رانے کر رہے ہیں۔

کھیت سے 2 لاکھ روپے مالیت کی سویابین کی فصل چوری

مالاکولی: لوہا تعلقہ کے ہیرابوری تانڈہ کے کھیتوں میں 16 اور 17 اکتوبر 2026 کے درمیان سویابین کی فصل چوری ہونے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ شکایت کے مطابق کسان اندرجیت دگمبر راٹھوڑ (عمر 39 سال، ساکن ہیرابوری تانڈہ، تعلقہ لوہا) کے کھیت سے تقریباً 2 لاکھ روپے مالیت کی سویابین کی فصل کاٹ کر چوری کرلی گئی۔ اس معاملے میں شکایت کنندہ نے کشور نامدیو راٹھوڑ، پروین نامدیو راٹھوڑ، ستو بائی کشور راٹھوڑ اور چندرکلا پروین راٹھوڑ، تمام ساکنان ہیرابوری تانڈہ، تعلقہ لوہا، پر باہمی سازش کے تحت فصل چوری کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ مالاکولی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 155/2026 درج کیا گیا ہے۔ پولیس اس معاملے کی مزید تفتیش کر رہی ہے۔

سویابین کی فصل کو آگ لگا کر 2.40 لاکھ روپے کا نقصان

ناندیڑ دیہی: کاکانڈی کے کھیتوں میں سویابین کی فصل کو آگ لگا کر نقصان پہنچانے کا واقعہ پیش آیا۔ پولیس کے مطابق 17 اکتوبر 2026 کو صبح 11 بجے سے 18 اکتوبر 2026 کو صبح 7 بجے کے درمیان کسی نامعلوم شخص نے کسان لکشمن کشور مگری (عمر 50 سال، ساکن کاکانڈی) کے کھیت میں موجود سویابین کی فصل کو آگ لگا دی۔ اس واقعے میں تقریباً 2 لاکھ 40 ہزار روپے مالیت کی فصل جل کر تباہ ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کسان کی شکایت پر ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 1350/2026 درج کیا گیا ہے۔ پولیس نامعلوم ملزم کی تلاش اور واقعے کی تفتیش کر رہی ہے۔

غیر قانونی شراب فروخت کرنے کے الزام میں 2 افراد کے خلاف مقدمہ

ناندیڑ دیہی: وادی پٹی روڈ کے کنارے ایک کھلی جگہ پر 18 اکتوبر 2026 کو شام تقریباً 5:40 بجے پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے چندرکانت بھیم راؤ سونکامبلے (عمر 34 سال، ساکن بھیم واڑی، ناندیڑ) کو مبینہ طور پر غیر قانونی شراب فروخت کرنے کے مقصد سے شراب اپنے قبضے میں رکھنے کے الزام میں پکڑا۔ پولیس کے مطابق اس کے قبضے سے 1,920 روپے مالیت کی دیسی شراب برآمد ہوئی۔ اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 1351/2026 مہاراشٹر شراب بندی قانون کی دفعہ 65 (ای) کے تحت درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح حمایت نگر تعلقہ کے بورگاؤں میں عوامی سڑک کے کنارے 18 اکتوبر 2026 کو دوپہر تقریباً 12 بجے پولیس نے کارروائی کی۔ پولیس کے مطابق ٹکارام کشور مونیشور (عمر 45 سال، ساکن بورگاؤں، تعلقہ حمایت نگر) کے قبضے سے بھی 1,920 روپے مالیت کی دیسی شراب برآمد ہوئی، جسے مبینہ طور پر غیر قانونی فروخت کے لیے رکھا گیا تھا۔ اس معاملے میں تامسا پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 217/2026 مہاراشٹر شراب بندی قانون کی دفعہ 65 (ای) کے تحت درج کیا گیا ہے۔ پولیس کی جانب سے ان تمام معاملات کی مزید تفتیش جاری ہے۔

ہنگولی میں نابالغ بیٹی سے جنسی زیادتی کرنے والے باپ کو موت تک عمر قید

متاثرہ لڑکی کو 5 لاکھ روپے کی مالی امداد دینے کا حکم، عدالت کا فیصلہ

ہنگولی (ورق تازہ نیوز): اپنی ہی نابالغ بیٹی کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے والے باپ کو ہنگولی کی ضلعی عدالت نے سخت سزا سنائی ہے۔ ضلع جج نمبر 1 محترمہ ایس این مانے گاڈیکر نے ملزم کو قصوروار قرار دیتے ہوئے قدرتی موت تک عمر قید بامشقت اور 1 لاکھ 2 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ اس کے علاوہ عدالت نے متاثرہ لڑکی کو منودھیر یوجنا کے تحت 5 لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کرنے کا حکم بھی حکومت کو دیا ہے۔ عدالت کا یہ فیصلہ 17 اکتوبر 2026 کو سنایا گیا۔ استغاثہ کے مطابق 18 اپریل سے 20 اپریل 2023 کے درمیان ملزم باپ نے اپنی نابالغ بیٹی کو کھانے کے لیے لائے گئے گلاب جامن، بھیل اور کلہ کند میں مبینہ طور پر نشہ آور دوا ملا دی۔ لڑکی کے نیم بے ہوشی کی حالت میں ہونے کے دوران اس کے ساتھ نازیبا حرکتیں کی گئیں۔ بعدازاں 22 اپریل 2023 کی رات تقریباً 11 بجے ملزم نے لڑکی کے دونوں ہاتھ دوپٹے سے باندھ کر اس کے ساتھ زبردستی عصمت دری کی۔ اس نے کسی کو واقعے کے بارے میں بتانے پر جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔ متاثرہ لڑکی کی جانب سے 29 اپریل 2023 کو درج کرائی گئی شکایت کی بنیاد پر سینگاؤں پولیس اسٹیشن میں ملزم کے خلاف بھارتی تعزیرات ہند کی دفعات 376(2)(ایف)، 376(3)، 323 اور 506 کے علاوہ بچوں کو جنسی جرائم سے تحفظ فراہم کرنے والے قانون (پاکسو) کی دفعات 3 اور 4 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ تحقیقات کے بعد پولیس نے خصوصی عدالت میں فردِ جرم داخل کی۔ مقدمے کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر شری دیوی دلیپ راؤ ورگے نے کی۔

مفتی ہارون نظامی جماعتِ نظامیہ ناندیڑ کے ناظم مقرر

تقرری پر تہنیتی پروگرام کا انعقاد

ناندیڑ: سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کی دینی وروحانی روایات کے فروغ اور اس کی خدمات کو مزید وسعت دینے کے مقصد سے مفتی حافظ ہارون نظامی صاحب کو جماعتِ نظامیہ ناندیڑ کا ناظم مقرر کیا گیا ہے۔ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے جواں سال سجادہ نشین، حضرت خواجہ سید محمد شافی نظامی صاحب زید مجدہ نے اپنے مرحوم والد دہلی رتن الحاج خواجہ سید محمد نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی منشا کے مطابق 7 اکتوبر 2026ء کو مفتی ہارون نظامی صاحب کو جماعتِ نظامیہ ناندیڑ کا ناظم مقرر کیا۔

اس تقرری پر مسرت کے اظہار اور مفتی ہارون نظامی صاحب کی حوصلہ افزائی کے لیے 18 اکتوبر 2026ء کو عالی جناب الحاج محمد احمد اللہ نظامی صاحب کی رہائش گاہ، امیر خسرو نگر، چونا بھٹی، ناندیڑ میں ایک تہنیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام الحاج مجیب حسن نظامی صاحب، خلیفہ فخرِ دہلی خواجہ حسن ثانی نظامی رحمۃ اللہ علیہ، کی زیرِ صدارت منعقد ہوا، جس میں جماعتِ نظامیہ ناندیڑ کے اکثر پیر بھائیوں نے شرکت کی۔ جو احباب کسی عذر کی بنا پر شریک نہ ہوسکے، انہوں نے پیغامات کے ذریعے اپنی خوشی کا اظہار کیا اور مفتی ہارون نظامی صاحب کے لیے نیک تمناؤں اور دعاؤں کا اظہار کیا۔ الحمدللہ تمام شرکاء نے حضرت خواجہ سید محمد شافی نظامی صاحب مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ایک جواں سال دیندار اور عصری علوم سے وابستہ شخص کو ناظم مقرر کیا۔ اس موقع پر محترم عبدالملک نظامی صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ناندیڑ میں سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کی تاریخ اور اس کی دینی وروحانی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ شہر ناندیڑ میں اس سلسلے کا آغاز 1949ء میں ہوا۔ سلسلے کے پہلے ناظم حضرت عبدالقادر حق دار شاہ نیلم نظامی رحمۃ اللہ علیہ تھے، جن کا مزار مسجد خواجگان، نظامی کالونی، ناندیڑ میں واقع ہے۔ انہوں نے سلسلے کے بزرگوں کی تعلیمات، روحانی روایات کو آگے بڑھانے بالخصوص راہ سلوک میں اپنے پیرومرشد کی محبت کی اہمیت پر زور دیا۔ اور مفتی ہارون نظامی صاحب کی تقرری پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لیے نیک خواہشات اور دعاؤں کا اظہار کیا۔ بعدازاں حافظ مفتی ہارون نظامی صاحب نے تمام شرکاء کا بصمیم قلب شکریہ ادا کیا اور جماعتِ نظامیہ ناندیڑ کی دینی وروحانی سرگرمیوں کو مزید مؤثر بنانے کے اپنے عزائم بیان کیے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ ہفتہ واری مجلس میں ذکر وسلوک کے معمولات کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تفسیر، احادیثِ مبارکہ کا درس اور روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے شرعی مسائل کی تعلیم کا بھی اہتمام کیا جائے گا، تاکہ وابستگانِ سلسلہ کو روحانی فیض کے ساتھ دینی علم و رہنمائی بھی حاصل ہوسکے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سلسلے سے وابستہ خواتین کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے بھی ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی جائے گی، جو خواتین میں دینی شعور بیدار کرنے اور انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے کام کرے گی۔ مفتی ہارون نظامی صاحب نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ بزرگوں کی تعلیمات اور سلسلے کی روایات کی روشنی میں جماعتِ نظامیہ ناندیڑ کی دینی، تعلیمی اور روحانی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے اور نئی نسل کو ان روایات سے وابستہ کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ پروگرام کے اختتام پر مفتی حافظ ہارون نظامی صاحب نے دعا فرمائی، جس کے بعد شرکاء کے لیے نیاز کا اہتمام کیا گیا۔ اس طرح یہ تہنیتی نشست دعاؤں، باہمی محبت واخوت اور سلسلے کی دینی وروحانی خدمات کو آگے بڑھانے کے عزم کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

انجینیر عقیل احمد کی اورنگ آباد جین زی سے کامیاب ملاقاتوں کا سلسلہ جاری

جالنہ (نامہ نگار) اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب تشہیری دورے میں آزاد امیدوار انجینیر عقیل احمد نے اورنگ آباد جین زی سے خصوصی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری کرنے اور اورنگ آباد جین زی کی بڑھتی تائید سے آزاد امیدوار انجینیر عقیل احمد کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے انکی جیت کے مضبوط امکانات پیدا ہوگئے ہیں.. انھوں نے آج اورنگ آباد اور اس سے متصل تعلقہ جات میں تعلیم یافتہ نوجوانوں سے بالمشافہ ملاقاتیں جاری کرتے ہوئے اورنگ آباد شہر اور اسکے تعلقہ جات میں دھواں دھار تشہیری دورہ کیا۔ شہر بورنگ آباد میں انکا مختلف جگہوں پر شاندار استقبال کیا گیا نوجوان ووٹرس کی سخت محنت اور ابھرتی نسل کا ملتا تعاون، حمایت اور ملاقاتوں نے جیت کی جانب بڑھتے مضبوط قدم نے مخالفین کے امیدواروں کی نیند اڑا دی ہیں. تعلقہ سلوڑ، پھلمبری، پیٹھن وودیگر تعلقوں میں انکے حمایتیوں نے گریجویٹ رائے دہندگان سے بالمشافہ ملاقاتیں کرکے انکے حق میں ووٹ کرنے نیز انکی جیت کے لے خصوصی دعائیں کرانے سے ماحول گرما گیا ہے.. انکے گروپس نے نوجوان ووٹرس کو ووٹ کے استحصال سے آگہی کرائی.. اور منتخب شدہ اراکین کی منتخب ہوکر تعلیم یافتہ نوجوانوں کی تکالیف سے بے اعتنائی کی وجہ سے رائے دہندگان میں شدید غصہ دیکھنے کو مل رہا ہیں.. گریجویٹ رائے دہندگان نے انھیں بتایا کہ آج تک منتخب امیدوار منتخب ہونے کے بعد ووٹرس سے کبھی ملاقاتیں نہیں کی.. اس پر ظلم یہ کہ ابھی بھی ملاقاتوں کو نہیں آسکے.. جس سے انکے کام کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہیں.. منتخب اراکین نے آج تک ہمارے ووٹوں کا استعمال کرکے اپنے مفادات کو ترجیح دی اور ہماری فوقیت کو یکسر نظر انداز کیا ہے.. اس انتخاب میں ایسے امیدواروں کو ضرور سبق سکھایا جائے گا اور ووٹوں کے ذریعے انکو انکا مناسب مقام بتایا جائے گا.. وہی آزاد امیدوار عقیل احمد نے اور انکے وفد نے انکو منشور کی کاپیاں دیکر ان کی ہر ممکن مدد کا اعلان کیا. اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب کے جین زی نے وفد کے ساتھ مل کر بڑے بڑے کارنر میٹنگس اور ملاقاتوں کا اہتمام کرکے ووٹر کے ووٹ کا استحصال کرنے والوں کے فراموش کردینے والے واقعات پر توجہ مبذول کرائی... اورنگ آباد کے کامیاب دوروں نے اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ میں آزاد امیدوار انجینیر عقیل احمد کی پوزیشن کو مضبوط کرتے ہوئے انکو اس انتخاب کی پہلی پسند بنا دیا ہے.. آزاد امیدوار انجینیر عقیل احمد کے تشہیری دوروں میں اٹھارہ سالوں سے منتخب ہوکر اسمبلی پہنچنے والے امیدوار کے خلاف بیروزگار نوجوان ووٹرس کا غصہ دیکھنے کو ملا۔ انجینیر عقیل احمد نے اپنی عزائم کا اظہار کرتے ہوئے انھیں تیقن دلایا کہ انکے مسائل کو ریاستی اسمبلی میں ضرور اٹھایا جائے گا.. مسائل کی یکسوئی کے لے متحدہ ووٹ ڈالنے کی ضرورت پر انھیں رائے دہندگان کی توجہ مبذول کی.. وہی اورنگ آباد جین زی نے انکو شہر کے محلوں کے تعلیمی ذمہ داران، مذہبی تحریکات، ڈاکٹرس وکلاء، صحافی، اساتذہ رائے دہندگان سے ملاقاتیں کرائی...

مدرسہ قادریہ زینت البنات ناندیڑ میں اصلاح معاشرہ و حفظ احادیث سہ لسانی مقابلے کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ، 18 اکتوبر 2026ء (بروز اتوار) مدرسہ قادریہ زینت البنات، محبوب نگر، نوری چوک، ناندیڑ میں ہر ماہ کی طرح اس ماہ بھی چھٹی شریف کی مناسبت سے ایک بابرکت محفل کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر اصلاحِ معاشرہ اور حفظ احادیث کے عنوان سے ایک دلچسپ اور علمی مقابلہ منعقد کیا گیا، جس میں مدرسے کی طالبات نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا اور اپنی علمی، فکری اور تقریری صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا۔ پروگرام کی نظامت کی ذمہ داری ادارے کی معلمہ محترمہ عالمہ منہاج قدسیہ صاحبہ نے نہایت خوش اسلوبی اور سلیقے کے ساتھ انجام دی، جب کہ محترمہ مہک رضویہ نے منقبت پیش کرکے محفل کے رنگ کو دوبالا کیا۔ یہ پروگرام ادارے کی ناظمہ محترمہ عالمہ فاضلہ سعدیہ رضویہ صاحبہ کی قیادت میں منعقد ہوا۔ مقابلے میں دس طالبات نے شرکت کی اور اپنی تیاری، اعتماد اور محنت سے خواتین کو کو متاثر کیا۔ اس پروگرام کی خاص بات یہ رہی کہ حفظِ احادیث کا مقابلہ عربی، اردو اور انگریزی، تینوں زبانوں میں منعقد کیا گیا۔ طالبات نے احادیث مبارکہ کو یاد کرنے، انہیں درست انداز میں پیش کرنے اور مختلف زبانوں میں اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرنے میں قابلِ قدر کارکردگی پیش کی۔ ان کی تیاری اور پُراعتماد انداز نے تمام سامعات کو بے حد متاثر کیا۔ مقابلے میں شریک طالبات کی کارکردگی اس بات کی عکاس تھی کہ ادارے میں دینی تعلیم کے ساتھ یادداشت، زبان دانی، اظہار خیال اور خود اعتمادی کو بھی خصوصی اہمیت دی جارہی ہے۔ طالبات کی اس محنت کے پیچھے معلمات کی مسلسل توجہ، رہنمائی اور محنت نمایاں طور پر محسوس کی گئی۔ مقابلے کے نتائج کے مطابق فردوس فاطمہ بنت عاشق علی نے پہلی، صوفیہ مریم بنت عبدالخلیل نے دوسری، جب کہ ثنا فاطمہ بنت محمد رفیق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو قیمتی انعامات سے نوازا گیا، جب کہ مقابلے میں شریک دیگر تمام طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں بھی عمومی انعامات پیش کیے گئے۔ اس موقع پر فیصل کی حیثیت سے محترمہ عالمہ فاضلہ ناصرین فاطمہ صاحبہ، ناندیڑ، اور محترمہ عالمہ فاضلہ زینت فاطمہ صاحبہ، نائیگاؤں، موجود رہیں۔ دونوں معلمات نے طالبات کی کارکردگی کا باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے منصفانہ انداز میں نتائج مرتب کیے، جس سے مقابلے کی علمی سنجیدگی اور شفافیت برقرار رہی۔ پروگرام کی خصوصی مقررہ محترمہ عالمہ فاضلہ مسکان فاطمہ صاحبہ، صدر معلمات ادارہ ہٰذا، نے عظمت والدین اور اصلاح معاشرہ کے موضوع پر نہایت عمدہ اور پرمغز گفتگو فرمائی۔ انہوں نے والدین کے احترام، ان کے حقوق کی ادائیگی، نئی نسل کی اخلاقی تربیت اور معاشرے کی اصلاح میں دینی تعلیم کی اہمیت کو واضح کیا۔ ان کا خطاب مستورات کے لیے فکر وعمل کا ایک اہم پیغام ثابت ہوا۔

ٹی سی گم گئی

میری شیخ قدیر ولد شیخ بشیر

शेख खदीर वल्द शेख बशीर

کے نام کی اصلاح العمل اسکول قدوائی نگر ناندیڑ کی ٹی سی دیگلور ناکہ تا ریلوے اسٹیشن دوران سفر کہیں گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتے ذیل پر لاکر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

شیخ قدیر ولد شیخ بشیر

शेख खदीर वल्द शेख बशीर

محبوبیہ کالونی، نزد امین مسجد

دیگلور ناکہ ناندیڑ

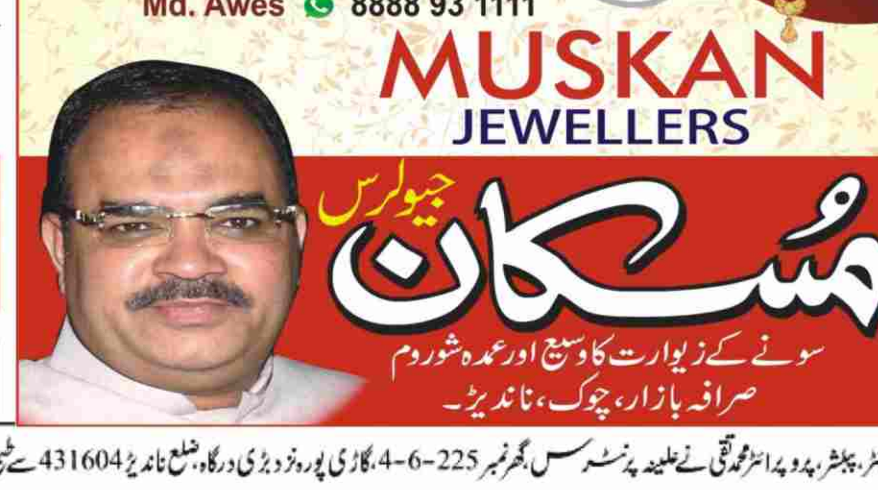

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui